رسولِ خلائق

تاجدارِ اہلسنت شیخ الاسلام سلطان المشائخ علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی



محمد یحییٰ انصاری اشرفی

شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ - حیدرآباد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْم

رسولِ خلائق

مجددِ دوراں غوثِ زماں مفتی سوادِ اعظم رئیس المحققین امام المتکلمین
تاجدارِ اہلسنت شیخ الاسلام سلطان المشائخ علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی

تلخیص وتحشیہ
محمد یحییٰ انصاری اشرفی

شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد (رجسٹرڈ)
(مکتبہ انوار المصطفیٰ 6/75-2-23 مغلپورہ۔ حیدرآباد۔ اے پی)

﴿ بہ نگاہ کرم مجدِ دِ دوراں، غوثِ زماں، مفتی سوادِ اعظم، تاجدارِ اہلسنت، امام المتکلمین
مفسرِ اعظم حضور شیخ الاسلام سلطان المشائخ رئیس المحققین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی مدظلہ العالی ﴾

نام کتاب : رسولِ خلائق

خطبہ : تاجدارِ اہلسنت حضور شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی حفظہ اللہ
(منعقدہ مکہ مسجد (تاریخی جامع مسجد) حیدرآباد ۵/مئی ۱۹۷۹ء)

تلخیص وتحشیہ : ملک التحریر علامہ محمد یحییٰ انصاری اشرفی

تصحیح ونظر ثانی : خطیب ملت مولانا سید خواجہ معز الدین اشرفی

ناشر : شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد (دکن)

اشاعت اوّل : فبروری ۲۰۰۷ تعداد : ۵۰۰۰ (پانچ ہزار)

قیمت: 20 روپیئے

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد

مَنَّ عَلَیْنَا رَبُّنَا اِذْ بَعَثَ مُحَمَّدًا — اَیَّدَہٗ بِاَیْدِہٖ اَیَّدَنَا بِاَحْمَدًا

اللہ نے ہم پر احسان فرمایا کہ حضور ﷺ کو مبعوث فرمایا — اپنی تائید سے آپ کی مدد فرمائی حضور احمد مجتبیٰ سے ہماری مدد فرمائی

اَرْسَلَہٗ مُبَشِّرًا اَرْسَلَہٗ مُمَجَّدًا — صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا صَلُّوْا عَلَیْہِ سَرْمَدًا

اللہ نے آپ کو خوشخبری دینے والا اور باکرامت بنا کر بھیجا — اے مسلمانو تم آپ پر ہمیشہ ہمیشہ درود پڑھتے رہو

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

آیئے کام کچھ کریں آج ملائکہ کے ساتھ — نام ہو اولیاء کے ساتھ، حشر ہو انبیاء کے ساتھ

شغل وہ ہو کہ شغل میں کردے ہمیں خدا کے ساتھ — پڑھیے درود جھوم کر سیّد خوش نوا کے ساتھ

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اے میرے مولیٰ کے پیارے — نور کی آنکھوں کے تارے

اب کسے سیّد پکارے — تم ہمارے ہم تمہارے

یانبی سلام علیک یارسول سلام علیک

(حضور محدث اعظم ہند علامہ سید محمد اشرفی جیلانی قدس سرہٗ)

رسولِ خلائق

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام علیٰ من کان نبیاً وأدم بین المآء والطین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین . أما بعدُ فقد قال الله تعالیٰ ﴿وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يُّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ﴾ (الانعام/ ۳۸) اورزمین میں چلنے والا ہر حیوان اور (فضا میں) اپنے بازوؤں سے اُڑنے والا ہر پرندہ تمہاری ہی مثل اُمت ہے۔

صرف اتنا ہی نہیں غم سے رہائی مل جائے وہ جو مل جائیں تو پھر ساری خدائی مل جائے
دُور رکھنا ہو تو پھر جذبہ اویسی دے دو تا کہ مجھ کو بھی کچھ کیفِ جُدائی مل جائے

بارگاہِ رسالت میں دُرود شریف پیش فرمائیں اللهم صل علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمد کما تحب وترضی بان تصلی علیه

زمین پر کوئی چلنے والا جانور اور فضاؤں میں پرواز کرنے والا کوئی پرندہ نہیں ہے مگر وہ تمہاری طرح اُمت۔

سرکارِ رسالت ﷺ نے ارشاد فرمایا: مَا مِنْ شَيْءٍ اِلَّا يَعْلَمُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا كَفَرَةَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ دُنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو مجھے اللہ کا رسول نہ مانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں مگر یہ سرکش انسان، سرکش جن نہیں مانتا۔ یہاں سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ جنّ اور انسانوں میں کچھ سرکش بھی ہوتے ہیں لہذا آج اُن کا ذکر کیا جائے جس میں کوئی سرکش ہی نظر نہ آئے۔ پہلے آیت پر غور کریں کہ تمام جانوروں کی ایک مثال بھی نہیں دی جاتی۔ دھرتی پر کوئی جانور ایسا نہیں ہے جو تمہاری طرح اُمت نہ ہو۔ فضاؤں میں کوئی پرندہ ایسا نہیں ہے جو تمہاری طرح اُمت نہ ہو اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ تمہاری طرح اُمت ہے۔ یہاں کی تشبیہ پر غور کرو کہ درندوں، تمام چرندوں، تمام پرندوں کو ہماری طرح بتلایا جا رہا ہے۔ بہت واضح لفظ ہے کوئی پیچیدگی نہیں ہے۔ تو قرآن کی اس آیت کی روشنی میں کیا کوئی انسان ہمیں یہ حق دے گا ہم اُسے گدھے کی طرح کہیں یا کسی جانور سے اس کو تشبیہ دیں۔

یہ بھی اللہ کا کلام ہے اس میں بھی مثل کا لفظ آیا ہے۔ میں سوچ یہ رہا ہوں کہ بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

کے مثل کو لوگ خوب فرماتے ہیں مگر یہ اُمَمٌ اَمْثَالُکُمْ کا مثل کدھر چلا گیا۔ **اللھم صل علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمد کما تحب وترضی بان تصلی علیه**

☆☆☆☆ ہر حیوان اور ہر پرندہ تمہاری مثل مخلوق ہے

یہ تمثیل اور تشبیہ کس چیز میں ہے اس کی مفسرین نے حسب ذیل توجیہات بیان کی ہیں :

۱۔ حیوانوں اور پرندوں کو بھی اللہ کی معرفت ہے' وہ اس کی وحدانیت کا ذکر کرتے ہیں اور اس کی حمد اور تسبیح کرتے ہیں۔

۲۔ جس طرح انسانوں میں توالد اور تناسل ہے اور وہ ایک دوسرے سے انس رکھتے ہیں اسی طرح حیوانوں اور پرندوں میں بھی یہ اُمور ہین۔

۳۔ اللہ عزوجل نے جس طرح انسانوں کو ایک خاص تدبیر سے پیدا کیا ہے اور وہ اس کے رزق کا کفیل ہے اسی طرح حیوانوں اور پرندوں کا معاملہ ہے۔

۴۔ جس طرح قیامت کے دن انسانوں سے ایک دوسرے کا قصاص لیا جائے گا' سو حیوانوں اور پرندوں سے بھی یہ معاملہ ہوگا۔

۵۔ ہر انسان میں کسی نہ کسی حیوان یا پرندے کی خصلت اور خصوصیت ہے۔ بعض انسان شیر کی طرح دلیر اور بہادر ہیں' بعض انسان بھیڑیے کی طرح حملہ کرتے ہیں' بعض انسان کتوں کی طرح بھونکتے ہیں' بعض انسان مور کی طرح مزین ہوتے ہیں' بعض انسان خنزیر کی طرح پاک چیز کو چھوڑ کر ناپاک کی طرف لپکتے ہیں' بعض انسان بلی کی طرح خوشامدی ہوتے ہیں' بعض کوّے کی طرح حریص اور بعض لومڑی کی طرح چالاک ہوتے ہیں۔

۶۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے انسان کی موت' حیات' ان کا عمل' ان کا رزق اور اُن کا اُخروی انجام مقدر کر دیا ہے اسی طرح حیوانوں اور پرندوں کے بھی یہ امور مقرر کر دئے ہیں۔

۷۔ جس طرح انسان اپنی روزی میں اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے اور اُسے کسی مکان کی حاجت ہوتی ہے جس میں وہ سردی' گرمی اور بارش سے پناہ حاصل کر سکے۔ اسی طرح حیوانوں اور پرندوں کو بھی ان امور کی حاجت ہوتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے ہم مثل ہونے کا محمل

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ﴾ (کہف/۱۱۰) (اے پیکر رعنائی وزیبائی) آپ فرمائیے کہ میں بشر ہی ہوں تمہاری طرح، وحی کیجاتی ہے میری طرف کہ تمہارا معبود تو صرف ایک معبود ہے۔

اس آیت کی بنا پر بعض لوگ نبی کریم ﷺ کو اپنی مثل بشر کہتے ہیں۔ میں نے ایک شخص سے کہا نبی ﷺ کے مماثل کوئی بشر نہیں ہے۔ اس نے کہا، کیا آپ کے دو ہاتھ نہیں تھے؟ کیا آپ کی دو آنکھیں اور دو کان نہیں تھے؟ میں نے کہا، تم دو ہاتھ تو دِکھا دو گے مگر ان ہاتھوں میں یہ کمال کہاں سے لاؤ گے؟ کہ ان ہاتھوں سے اشارہ کریں تو سورج مغرب سے طلوع ہو جائے، ہاتھ اُٹھا کر دُعا کریں تو چاند شق ہو جائے، وضو کے برتن میں ہاتھ رکھ دیں تو انگلیوں سے فوارے کی طرح پانی جاری ہو جائے اور تم دو آنکھیں تو دِکھا دو گے لیکن ان آنکھوں میں یہ کمال کہاں سے لاؤ گے؟ کہ ان آنکھوں سے جنات اور فرشتوں کو دیکھو حتیٰ کہ رب کائنات کو بے حجاب دیکھو اور تم دو کان تو دِکھا دو گے مگر ان کانوں میں یہ قوت کہاں سے لاؤ گے؟ کہ فرشتوں اور جنات کا کلام سن سکو، زمین پر ہوتے ہوئے آسمانوں کی آوازوں کو سن سکو، حتیٰ کہ رب کائنات کا کلام سن سکو۔ وہ کہنے لگا، کمالات کی بات کو چھوڑو۔ صرف اس بات میں تو آپ ہماری مثل ہیں کہ آپ کے بھی دو کان تھے اور دو آنکھیں تھیں، یعنی ان اعضاء کے عدد اور گنتی میں تو آپ ہماری مثل ہیں۔ میں نے کہا: اس طرح تو کوئی کہہ سکتا ہے کہ تم کُتے اور خنزیر کی مثل ہو، کیونکہ تمہارے بھی دو کان اور دو آنکھیں ہیں اور اُن کے بھی دو کان اور دو آنکھیں ہیں اور جس طرح تم رسول اللہ ﷺ کے مماثل ہونے کے ثبوت میں سورۂ کہف کی یہ آیت پڑھتے ہو، وہ تمہیں کتے اور خنزیر کی مثل ثابت کرنے کے لئے یہ آیت پڑھ سکتا ہے۔

﴿وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ﴾ (الانعام/ ۳۸) اور زمین میں چلنے والا ہر حیوان اور (فضا میں) اپنے بازوؤں سے اُڑنے والا ہر پرندہ تمہاری ہی مثل اُمت ہے۔

اگر تمہیں کُتے اور خنزیر کی مثل کہا جائے تو یہ تمہاری توہین ہے۔ حالانکہ تمہیں کُتے اور خنزیر پر اتنی فضیلت نہیں ہے جتنی رسول اللہ ﷺ کو ہم پر فضیلت ہے' تو سوچو کہ رسول اللہ ﷺ کو اپنی مثل کہنے سے آپ کی کس قدر توہین ہوگی!

رہا یہ سوال کہ پھر اس آیت کا کیا مطلب ہے؟ آپ کہیے کہ میں تمہاری ہی مثل بشر ہوں' میری طرف یہ وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ صرف عدم الوہیت میں ہماری مثل ہیں۔ نہ ہم خدا ہیں نہ آپ خدا ہیں اور اسی پر تنبیہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد فرمایا تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ کسی وجودی وصف میں کوئی رسول اللہ ﷺ کا مماثل نہیں ہے نہ بشریت میں' نہ عبدیت میں' نہ نبوت اور رسالت میں اور اس کائنات میں جو بھی آپ کی مثل ہے' وہ عدمی وصف میں آپ کی مثل ہے یعنی نہ وہ خدا ہے نہ آپ خدا ہیں۔ نہ وہ واجب' قدیم اور مستحق عبادت ہے' نہ آپ واجب' قدیم اور مستحق عبادت ہیں۔

حضور ﷺ کو توہین کی نیت سے بشر کہنا طریقہ کفار ہے :

بدقسمتی سے کچھ ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں جو رسالت پر ایمان لانے کا دعویٰ تو کرتے ہیں مگر حضور اکرم ﷺ کو ایک عام انسان کی حیثیت سے دیکھتے ہیں رسول کریم ﷺ کے مرتبہ ومقام اور منصب کا کوئی خیال بھی نہیں کرتے اور حضور ﷺ کے زمانہ کے کفار کی طرح ﴿مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا﴾ 'ہم تو تم کو اپنے جیسا بشر ہی دیکھتے ہیں' کا باطل نعرہ لگاتے ہیں۔ کفار تو کہا کرتے تھے ﴿مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا﴾ نہیں ہو تم مگر ہم جیسے بشر' نبی کو بشر اور مٹی کہنے والا سب سے پہلے ابلیس (شیطان) ہے ﴿قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ﴾ میں گوارہ نہیں کرتا کہ سجدہ کروں اس بشر کو جسے تو نے پیدا کیا بجنے والی مٹی سے ﴿اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ﴾ ۔ابلیس نے کہا میں آدم سے بہتر ہوں مجھے آگ سے اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا گیا آج بھی یہی ابلیسی باطل نعرے مختلف جماعتوں کی جانب سے لگائے جا رہے ہیں۔

اورآیۃ مبارکہ ﴿قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ﴾ کواس انداز میں پیش کرتے ہیں کہ جیسے نبی اور غیر نبی میں صرف وحی کا فرق ہے باقی تمام اوصاف میں وہ عام انسانوں کے برابر ہیں۔

بے مثل بشریت : نبی اخلاقی، روحانی، دماغی، قلبی، علمی، عملی حیثیت سے **عبدہ** ہوکر انسانوں سے بہت بلند اور علانیہ ممتاز ہوتا ہے۔ نبی آمر، ناہی، مزکی، حاکم، نور ہادی، شارع اور داعی الی اللہ ہوتا ہے۔ نبی کی ذات کو اللہ تعالیٰ کائنات کے لئے روشنی کا مینار بناتا ہے اور نبی کا قول، عمل، سیرت و کردار، دین اور شریعت قرار پاتے ہیں۔ وحی والے اور بے وحی والے انسانوں میں خود وحی اور عدم وحی کے سینکڑوں لوازم و خصائص اور اوصاف کا فرق پیدا ہوتا ہے۔ جب صحابہ کرام بھی حضور ﷺ کے اتباع میں کئی کئی دن متصل نفلی روزے رکھنے لگے تو آپ نے انہیں منع کرتے ہوئے فرمایا **ایکم مثلی** تم میں کون میرے مثل ہے؟ **یطعمنی ویسقنی** (بخاری) میں اپنے رب کے پاس رات گذارتا ہوں میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ تو کیا عام انسانوں کو بھی یہ روحانی غذا اور روحانی سیرابی میسر آتی ہے؟ اور کیا وحی کے علاوہ دوسری حیثیتوں سے بھی مثلیت کی اس میں نفی نہیں ہے؟

نیند کی حالت میں نبی کے قلب اطہر اور اس کے احساسات کا غافل نہ ہونا صحیح حدیثوں سے ثابت ہے۔ آپ نے فرمایا میری آنکھیں سوتی ہے لیکن دل نہیں سوتا۔ کیا یہی کیفیت عام انسانوں کے دل کی بھی ہے۔؟

لوگوں کو نماز کی صفوں کو درست رکھنے کی تاکید فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں بخدا تمہارے رکوع و سجود اور خشوع مجھ پر پوشیدہ نہیں ہیں۔ کیا عام انسانوں کی قوت بصارت کا یہی عالم ہے؟

جبکہ کتاب مجید میں فرمایا ﴿مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۔ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى﴾ (النجم/۱۷) (حضور ﷺ کی نگاہیں نہ ٹھہرھی ہوئی اور نہ بڑھی (نہیں جھپکی) بے شک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں) کیا اسی شان سے اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کا مشاہدہ کسی اور آنکھ کو حاصل ہوا؟

حضور سرور انبیاء علیہ السلام کی نسبت سے امہات المومنین کو جو مرتبہ و مقام اور شرف حاصل ہوا ہے وہ عام عورتوں کو حاصل نہیں ہوا ہے امہات المومنین سب سے ممتاز ہیں۔

﴿یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ﴾ (الاحزاب/۳۲) 'اے نبی کی ازواج (مطہرات) تم نہیں ہو دوسری عورتوں میں سے کسی عورت کے مانند'

'النسآء' میں صنف نازک کا ہر فرد شامل ہے اور کوئی عورت ذات بھی اس سے باہر نہیں جاتی۔ جس سے ثابت ہے کہ ازواج النبی کا درجہ ہر ایک عورت سے بالاتر اور شان خاص کا حامل ہے۔ دنیا جہاں کی عورتوں میں کوئی ان کا ہمسر نہیں۔ نبی کریم ﷺ کی مصاحبت کے باعث ان کا اجر دنیا بھر کی عورتوں سے کہیں بڑھ کر ہے۔ ان کے درجات اور احکام جداگانہ ہیں۔ حضور ﷺ کی ازواج مطہرات عام عورتوں کی طرح نہیں تو خود حضور ﷺ تو بدرجہا اس کے سزاوار ہیں 'کاحد من الرجال' ہیں یعنی آپ ایسے نہیں ہیں جیسے ہر مرد اپنے خصائص و کمالات میں عام انسانوں سے بدرجہا بلند تر اور ممتاز ہیں اور حضور ﷺ کی بیویاں تمام جہاں کی عورتوں سے افضل ہیں۔ کیونکہ یہاں 'النسآء' میں کوئی قید نہیں۔ حضرت مریم اور حضرت آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے اپنے وقت کی عورتوں سے افضل تھیں لیکن حضور ﷺ کی ازواج پاک ہر زمانہ کی بیویوں سے افضل و بہتر ہیں جیسے کہ بنی اسرائیل کے لئے فرمایا گیا کہ ﴿فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ﴾ ہم نے تم کو تمام عالم والوں پر بزرگی دی تو اس زمانہ کے لوگوں پر واقعی وہ افضل تھے اور اب غلامان مصطفیٰ علیہ السلام سب امتوں سے افضل۔

﴿تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا﴾ (سورہ فرقان)

بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندے پر جو سارے جہانوں کو ڈرسنانے والا ہے۔

﴿هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ﴾ (سورہ فتح) اللہ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا۔ اللہ تعالیٰ جو رب العالمین ہے اپنی پہچان اور تعارف اپنے محبوب علیہ السلام کے ذریعہ سے کرائی ہے۔ اے مسلمانو! اگر اللہ تعالیٰ کو جاننا چاہتے ہو تو اس طرح پہچانو کہ اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا

یعنی اللہ تعالیٰ کی قدرت، علم، کرم، رحمت اور تمام صفات کا نظارہ کرنا ہے تو رسول اللہ ﷺ کو دیکھنا چاہے آپ ہی اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے مظہر ہیں۔ ☆☆☆﴾

سچ تو یہ ہے کہ اگر یہ بات اُن کو وہاں سمجھ میں آجاتی تو یہ بات بھی یہاں سمجھ میں آجاتی مگر وہاں کی مثل سے دھوکہ کھا گئے، وہاں تو الفاظ سیدھے تھے ﴿قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ﴾ اس آیت کریمہ پر اصولی اور فنی نکتہ نظر سے آپ غور کریں اور اس کے ترجمہ کو سامنے رکھیں اور سوچیں کہ قرآن کے مزاج کے مطابق کونسا ترجمہ ہوسکتا ہے۔

۱۔ ﴿اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ﴾ میں ہی بشر ہوں کوئی دوسرا بشر نہیں۔

آپ کہیں گے کہ یہ معنیٰ ہو ہی نہیں سکتے۔ اس لئے کہ اس دھرتی پر دوسرے بشر بھی موجود ہیں۔ اگر دوسرے بشر نہ ہوتے تو خیر البشر کو آنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ کس کی ہدایت کے لئے پھر آئے۔

۲۔ ﴿اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ﴾ میں صرف بشر ہوں۔

اگر یہ معنیٰ ہوتے تو اے اللہ کے رسول آپ ہی نے فرمایا کہ ﴿اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا﴾ میں تم سب کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ ارسلت الی الخلق کآفۃ میں تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ آپ اللہ کے رسول بھی ہیں، آپ رحمۃ للعالمین بھی ہیں، آپ خاتم النبیین بھی ہیں، آپ اول و آخر بھی ہیں، آپ ظاہر و باطن بھی ہیں، آپ اللہ کے ذات وصفات کے مظہر کامل بھی ہیں۔ آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ 'میں صرف بشر ہوں' یہ سرکار رسالت ﷺ نہیں فرما سکتے۔

معلوم ہوا کہ بعض کے اعتبار سے کہہ رہے ہیں کہ فلاں کے اعتبار سے ہم تمہاری طرح ہیں۔ 'میں بشر ہوں تمہاری طرح' اس کا کیا مطلب؟ اے لوگو! جیسے تم ملک فرشتہ نہ ہو میں بھی فرشتہ نہیں ہوں۔ جیسے تمہارا خدا ایک ہے ویسا ہی میرا بھی خدا ایک ہے۔

﴿☆☆☆ رسالت عامہ

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ (سبا ۳۴/۲۸) اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر تمام انسانوں کی طرف بشیر اور نذیر بنا کر لیکن (اس حقیقت کو) اکثر لوگ نہیں جانتے۔

حضور ﷺ سے پہلے جتنے رسولوں کا ذکر ہوا وہ خاص خاص علاقوں اور مخصوص قوموں کے لئے ایک مقررہ وقت تک مُرشِد و رہبر بنکر کر آئے تھے لیکن اب جس مرشد اولین وآخرین جس رہبر اعظم کا ذکر خیر ہو رہا ہے اس کی شان رہبری نہ کسی قوم سے مخصوص ہے اور نہ کسی زمانہ سے محدود۔ جس طرح اس کے بھیجنے والے کی حکومت وسروری عالم گیر ہے اسی طرح اس کے رسول کی رسالت بھی جہاں گیر ہے۔ ہر خاص وعام' ہر فقیر وامیر' ہر عربی وعجمی' ہر رومی وحبشی کے لئے وہ مرشد بن کر آیا۔۔

حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ارسلت الی الخلق کآفة (مسلم شریف) میں تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ حضور ﷺ کی رسالت عامہ ہے جس سے کوئی بھی علحدہ نہیں ہوسکتا۔ انبیاء اور اولیاء اور انسان وغیر انسان۔ حضور ﷺ آج بھی رسول ہیں' قیامت تک کے لئے واحد رسول ہیں۔ کائناتِ ارضی وسماوی میں کوئی شئے ایسی نہیں جو سید عالم ﷺ کی رسالت کی قائل نہ ہو۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ کافر جنّ اور کافر انسانوں کے علاوہ کائنات کا ذرّہ ذرّہ جانتا ہے کہ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ میں اللہ کا رسول ہوں۔ حضور ﷺ کی رسالت عام ہے وہ زمانوں سے متعلق نہیں آپ کی رسالت کی حدیں زمانوں اور مکانوں سے وراء ہیں۔ ہمارے حضور ﷺ ہر چیز کے رسول ہیں۔ جمادات' نباتات' حیوانات' انسان' فرشیوں اور عرشیوں کے بھی رسول ہیں بلکہ وہ تو رسولوں کے بھی رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بھی رسول ہیں۔ ☆☆☆﴾

انما خلقت الدنیا واھلھا لیعرفھم منزلتك وکرامتك انی ولولاکما خلقت الدنیا

اے محبوب (ﷺ) ہم نے دُنیا کو اور اہل دُنیا کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے تا کہ ہم پہچان

کرداین منزلت اور آپ کی بزرگی کی' تیری رفعت کی۔ اور یہ دُنیا والے اس لئے آئے ہیں کہ آپ کا مقام واضح ہو جائے۔ آپ کی منزلت کو سمجھ لیں اور کرامت کو پہچان لیں۔

معلوم ہوا کہ رسول آئے ہیں خدا کی پہچان کرانے کے لئے اور دُنیا آئی ہے رسول کی معرافت کرانے کے لئے۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے **انا بعث الی الناس کآفة** میں سارے لوگوں کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔ یہ اُن کی اُمت ہے جس کے لئے قرآن میں کہا گیا ہے ﴿**وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ**﴾ (الانبیاء/۱۰۷) اورنہیں بھیجا ہم نے آپ کو' مگر سراپا رحمت بنا کر سارے جہانوں کے لئے۔

نہ رسول کی رحمت محدود ہے نہ رسول کا فضل محدود ہے نہ رسول کی رسالت محدود ہے۔ یہ سب رسول کی اُمت ہے۔ کتاب خصائص الکبریٰ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی اُٹھا کر دیکھو جو روایات انہوں نے بیان کی ہیں وہ ہماری آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہیں۔ میں یہ کہہ دیا ہوں کہ آج انسانوں کی بات نہیں ہوگی' حیوانوں کی بات ہوگی۔ تا کہ تم یہ سمجھ لو تم نے رسول کو سمجھا کہ انہوں نے سمجھا۔ دیکھو جس کو تم ناسمجھ سمجھتے ہو' کہیں وہی سمجھ دار ثابت نہ ہو جائے۔ جس کو تم عقل والا نہ جانتے تھے کہیں وہ عقل والا نہ ہو جائے۔

کنکریوں نے تسبیح پڑھا : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار ﷺ نے کنکریاں اُٹھائیں تو دستِ مبارک میں وہ کنکریاں تسبیح کہنے لگیں' پھر سرکار ﷺ نے اُن کنکریوں کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دیا' وہاں بھی تسبیح جاری رہی۔ پھر انہوں نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دیا' تسبیح جاری' پھر انہوں نے عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دیا' تسبیح جاری' پھر انہوں نے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں دیا' پھر بھی تسبیح جاری رہی۔ پھر اس کو دوسرے صحابہ نے ہاتھوں میں لیا تو تسبیح کی آواز نہیں سنی اور وہ وہاں ایسی تسبیح کر رہی تھی کہ سب سن رہے تھے۔ اب معلوم ہوا کہ کنکریوں میں رُوح ہے نہ زبان ہے مگر بول رہی ہے۔ دیکھو کہ نہ کنکریوں میں رُوح ہے نہ بولنے کے لئے

زبان مگر وہ جس رسول کے دستِ مبارک میں آئی تو اُسے دیکھنا تو نہیں آتا مگر رسول کو دکھانا آتا ہے کنکریوں کو بولنا تو نہیں آتا مگر رسول کو کھلوانا آتا ہے۔ کنکریوں میں روح نہیں ہے مگر جس کے صدقے میں ساری کائنات کی روح ملی ہے جو عالم کی جان ہے جب اُن کے ہاتھ میں پہنچے تو کنکریوں کو کیسے زندگی نہ ملے؟ اُن کو کیسے گویائی نہ ملے؟ جب بے شعور کو شعور ملتا ہے اور بے رُوح کو رُوح ملتی ہے اُن ہاتھوں سے تو اے قوتِ گویائی والو! اگر تم تعلق پیدا کرلو' اے روح والو! اگر تم تعلق پیدا کرلو تو پھر تمہاری وہ شان ہوگی کہ فرشتے تمہیں حیرت سے دیکھیں گے۔ دیکھو انھوں نے ایسی تسبیح کہی جس کو سبھوں نے سنا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: **هٰذه خلافة النبوة** نبوت کی خلافت اس طرح سے ہوگی۔ (دلائل النبوۃ) یعنی میرے وصال کے بعد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پہلے خلیفہ بنیں گے' اُن کے بعد سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس منصب جلیلہ پر رونق افروز ہوں گے۔ اُن کے بعد حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ خلافت کا عہدہ سنبھالیں گے۔ اُن کے بعد خلیفہ چہارم کی حیثیت سے سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ خلافت کا عہدہ سنبھالیں گے۔

ثرید تسبیح کہنے لگا : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کے پاس ثرید کھانا لایا گیا اور یہ کھانا تسبیح کررہا ہے تو لوگوں نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ سنتے ہیں تو فرمایا: ہاں سنتا ہوں۔ مگر کسی کی جرأت نہیں ہوئی کہ آپ سُن رہے ہوں اور ہم نہ سنیں۔ اس وقت کسی نے نہیں کہا۔ یہ بے وقوفی اِس دَور والوں کے لئے لکھی گئی ہے۔ ثرید کو جب سب کے سامنے حضور ﷺ نے رکھا اور یہ دیکھا کہ صحابہ کرام کو بھی سُننے کا اشتیاق ہے تو آپ نے تصرف فرمایا تو صحابہ کرام نے تسبیح سُن لی۔

جبل اُحد فرطِ محبت سے جھومنے لگا : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار رسالت ﷺ' صدیق اکبر' عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو وہ احد پر پہنچے' فرطِ محبت سے پہاڑ ہلنے لگا۔ دیکھو اب کسی شقی القلب کو پتھر سے تشبیہ نہ دینا۔ پتھر تو بڑا

ہوشیار ہے رسول کی محبت میں نرم ہے۔ جہاں رسول نے قدم رکھ دیا اُس نے نشان لے لیا وہ پتھر سے بدتر ہے جو رسول کی محبت کا نقش نہ رکھے۔ بہر حال پہاڑ ہلنے لگا تو حضور ﷺ پہاڑ سے کہتے ہیں **اصبر علیك نبی وصدیق وشہیدان** ٹھہر جا' تجھ پر نبی ہے صدیق ہے دو شہید ہیں۔ پہاڑ نے تو محبت کی حرکت کی مگر حضور نبی مکرم ﷺ نے اُس کو ادب کا مقام بتلایا اور یہ نہ کہا کہ تجھ پر محمد ہے ابوبکر ہے عمر ہے عثمان ہے بلکہ صفات کا ذکر کیا۔ اشارہ کر دیا کہ ادب کی وجہ کیا ہے تجھ کو جو ادب پر مجبور کیا جا رہا ہے وہ یہ کہ نبوت ادب کی چیز ہے۔ نبی پہنچے تو ادب کرو۔ صدیق پہنچے تو ادب کرو۔ شہید پہنچے تو ادب کرو۔ ولی پہنچے تو ادب کرو۔ پہاڑ کو ادب کا قانون سکھلایا۔ پہاڑ مودب ہو گیا۔

نبی اپنی رسالت' خدا کی توحید اور عالم غیب کی حقیقتوں کو سمجھانے اور منوانے کے لئے ہی آتا ہے۔ جہاں نظر نہ پہنچ سکے ان حقیقتوں کو سمجھانے کے لئے نبی آیا ہے۔

مخبر صادق حضور رحمتِ عالم ﷺ نے صدیق اکبر کی صداقت پر ہی مہرِ تصدیق ثبت نہ کی بلکہ سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی طرف بھی اشارہ فرمایا اور خوشی سے جھومتے ہوئے پہاڑ کو بھی قرار نصیب ہو گیا۔

ساری مخلوق رسول سے محبت کرتی ہے پہاڑ بھی رسول سے محبت کرتے ہیں۔ رسول کی محبت کے بغیر ایمان نہیں ہو سکتا' ایمان کے اندر کمال نہیں ہو سکتا اگر رسول کی محبت سب کی محبت پر غالب نہ ہو۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ رسول سے محبت نہ ہو اور ایمان ہو۔ ایمان نام ہے رسول کی محبت کا۔ امام اہلسنت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

اللہ کی سَر تا بقدم شان ہیں یہ ان سا نہیں انسان' وہ انسان ہے یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ

مومنِ کامل کے ایمان کی نشانی اور پہچان یہ ہے کہ اُس مومن کے نزدیک رسول خدا ﷺ تمام چیزوں اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب و معظم ہوں گے' خواہ وہ باپ یا بیٹے ہوں جن سے طبعاً محبت ہوتی ہے یا وہ دوسرے لوگ ہوں جن سے طبعاً محبت ہو یا اختیاراً محبت کی گئی ہو۔

☆☆☆ **پہاڑ بھی صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں** : شفاء شریف میں ہے حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں جا رہا تھا' ایک مقام پر پہاڑوں کا سلسلہ آیا' ہم ابھی زیادہ دور نہیں گئے تھے کہ ایک آواز آئی۔ بڑی پیاری پیاری آواز تھی الفاظ یہ تھے **الصلوٰة والسلام عليك يارسول الله ' الصلوٰة والسلام عليك يا رسول الله** سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مَیں نے چاروں طرف دیکھا آواز تھی مگر آواز دینے والا نظر نہ آتا تھا۔ دوبارہ وہی آواز آئی مگر مجھے کوئی نظر نہ آیا تو مَیں نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ آقا! ان پہاڑوں میں آپ کا کون عاشق ہے؟ جو اس محبت وذوق سے درود پڑھ رہا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا' تمہیں وہ پہاڑ نظر آ رہا ہے؟ کہا ہاں۔ اس کے اُوپر ایک چوٹی نظر آتی ہے' کہا ہاں۔ اس کے اُوپر ایک پتھر موجود ہے' کہا ہاں۔ تو فرمایا وہ پتھر مجھ پر صلوٰۃ وسلام پڑھ رہا ہے۔ دُنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو مجھے اللہ کا رسول نہ مانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں اور وہ تمہاری طرح اُمت نہ ہو۔ **اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ** تمہاری طرح اُمت ہے۔

درخت کا چلتے ہوئے حاضر ہونا : علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب شفاء شریف میں یہ حدیث بیان فرمائی ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں ایک یہودی آیا اور آ کر عرض کیا' اگر وہ درخت چل کر آپ کے پاس آ جائے تو میں ایمان لے آوں گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ درخت سے کہہ دے کہ تجھے محمد مصطفیٰ ﷺ بلاتے ہیں۔ اس یہودی نے درخت سے مخاطب ہو کر کہا **اِنَّ مُحَمَّدًا يَّدْعُوْكَ** تجھے محمد مصطفیٰ ﷺ بلاتے ہیں۔ جب درخت نے حضور علیہ السلام کا نام پاک سُنا تو اُس نے ہلنا شروع کر دیا۔ آگے پیچھے' دائیں' بائیں جھکا اور اس کی جڑیں اکھڑ گئیں' پھر **تَجُرُّ عُرُوْقُهَا** اپنی جڑوں کو کھینچتا ہوا حضور ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو گیا۔

بادل جمع ہو گئے : حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سال بارش نہ ہونے کی وجہ سے سخت قحط پڑ گیا۔ جمعہ کے روز حضور ﷺ منبر پر رونق افروز تھے۔ ایک اعرابی اُٹھا

اور عرض کیا۔ هَلَكَ الْمَالُ وَجَآعَ الْعِيَالُ 'مال ہلاک ہو گیا اور خاندان بھو کے مرنے لگے' دُعا فرمایئے تا کہ بارش ہو۔ حضور ﷺ نے اپنے دست انور دُعا کے لئے اُٹھائے آسمان پر بادل کا نشان تک نہ تھا مگر دُعا سے پہاڑوں کی مانند بادل جمع ہو گئے اور اسی وقت بارش ہونے لگی اور یہ بارش ہفتہ بھر متواتر ہوتی رہے حتیٰ کہ اگلے جمعہ کو پھر وہی اعرابی اُٹھا اور کہنے لگا حضور اب بارش بند ہونے کی دُعا کیجئے۔ حضور ﷺ نے دُعا کے لئے پھر ہاتھ اُٹھائے حضور ﷺ نے بادلوں کو جس طرف بھی اشارہ کیا اُس طرف سے بادل پھٹ گئے (مشکوٰۃ شریف)

چاند کے دو ٹکڑے: قریش مکہ نے حضور ﷺ سے کوئی نشانی دکھانے کو کہا تو فَاَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ حضور ﷺ نے انھیں چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا دیا (بخاری شریف)

سورج ٹھہر گیا: معراج شریف سے واپسی پر قریش مکہ سے حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ تمہارا ایک قافلہ میں نے راستے میں دیکھا ہے جو بدھ کے روز سورج غروب ہونے سے پہلے یہاں پہنچ جائے گا۔ قریش بدھ کے روز امتحاناً اس قافلہ کے منتظر تھے۔ سورج غروب ہونے والا تھا اور قافلہ کو پہنچنے میں کچھ دیر ہو گئی فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ الشَّمْسَ فَتَاَخَّرَتْ سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ رسول اللہ ﷺ نے سورج کو حکم دیا کہ تھوڑی دیر کے لئے ٹھہر جا' تو سورج تھوڑی دیر کے لئے ٹھہر گیا۔ قافلہ آیا تو غروب ہوا (طبرانی' حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین)

آسمان کا دروازہ کھل گیا: احادیث معراج میں مذکور ہے کہ حضور ﷺ شب معراج جس آسمان کی طرف بھی تشریف لے گئے ہر آسمان کا دروازہ آپ کے لئے کھل جاتا رہا اور آپ نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے ہر آسمان کو نوازا اور ساتوں آسمانوں نے اپنے رسول کی قدم بوسی کا شرف حاصل کیا۔

زمین کی اطاعت: شب ہجرت جب حضور ﷺ مکہ معظمہ سے تشریف لے گئے تو سُراقہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر حضور ﷺ کی تلاش میں نکلے اور حضور ﷺ کے قریب پہنچ

کرحملہ کرنا چاہا تو حضور ﷺ نے زمین کو حکم دیا **یَااَرضِ خُذِہٖ** اے زمین اُسے پکڑ لے۔ تو زمین نے سراقہ کو گھوڑے سمیت پکڑ لیا اور وہ زمین میں دھنس گیا پھر جب سراقہ نے معافی چاہی تو حضور ﷺ نے زمین سے فرمایا کہ اُسے چھوڑ دو تو زمین نے چھوڑ دیا (شرح الشفا)

فرشتوں کا عشقِ رسول: ارض وسماء کی ساری مخلوق حضور نبی کریم ﷺ سے محبت وعشق کرتی ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میرے چار وزیر ہیں۔ دو آسمان پر اور دو زمین پر۔ آسمان پر میرے دو وزیر جبرئیل ومیکائیل (علیہما السلام) ہیں اور زمین پر میرے دو وزیر ابوبکر وعمر ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) (مشکوٰۃ شریف)

ظاہر ہے کہ وزیر بادشاہ کے ماتحت ہوتا ہے تو جب فرشتوں کا بادشاہ جبرئیل (علیہ السلام) بھی حضور ﷺ کا ماتحت ہوا تو عام فرشتے حضور ﷺ کے محکوم کیوں نہ ہوں گے۔

افلاک سے اونچا ہے ایوان محمد کا　　　جبرئیل معظم ہے دربان محمد کا

کچھ فرشتے حضور سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں درود شریف ہی پڑھنے پر مقرر ہیں‘ کچھ فرشتے زمین میں گھومتے رہتے ہیں اور جہاں کہیں کوئی اُمتی ہمارے حضور ﷺ پر درود وسلام نچھاور کرتا ہے اس کو حضور ﷺ کی مقدس بارگاہ میں ادب واحترام کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: **من صلی علی تعظیما لحقی خلق اللہ عزوجل من ذلک القول ملکا لہٗ جناح بالمشرق واٰخر بالمغرب یقول عزوجل لہٗ صل علیٰ عبدی کما صلی علیٰ نبیی فھو یصلی علیہ الی یوم القیٰمۃ** جو مجھ پر میرے حق کی تعظیم کے لئے درود بھیجے‘ اللہ تعالیٰ اس درود سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جس کا ایک پَر مشرق اور دوسرا مغرب میں۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرماتا ہے کہ درود بھیج میرے بندے پر جیسے اس نے درود بھیجا میرے نبی ﷺ پر۔ پس وہ فرشتہ قیامت تک اس پر درود بھیجتا رہتا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے کہ اس کا ایک بازو مشرق میں ہے

اور دوسرا مغرب میں۔ جب کوئی شخص مجھ پر محبت کے ساتھ دُرود بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ پانی میں غوطہ لگا کر اپنے پَر جھاڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر قطرہ سے جو اُس کے پَروں سے ٹپکتا ہے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے کہ قیامت تک درود پڑھنے والے کے لئے استغفار کرتے رہیں۔
حضور نبی کریم ﷺ ساری مخلوق جن میں فرشتے بھی شامل ہیں سب کے رسول ہیں۔
حضرت عزرائیل علیہ السلام جو سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک بوقت اجل رُوح قبض کرنے پر معمور ہیں انہوں نے سید الانبیاء ﷺ سے قبل انگنت مقربین و مغضوب الٰہی افراد کی رُوحیں قبض کی تھیں لیکن بجز محبوبِ کبریا ﷺ کی روح اطہر قبض کرتے وقت انہوں نے کبھی اظہار تاسف نہیں کیا۔ جب حضور سید المرسلین ﷺ کا اپنے محب وخالق جل جلالہ کے پاس تشریف لے جانے کا وقت قریب آیا تو حضرت عزائیل علیہ السلام نے دَر اقدس پر بڑے ادب کے ساتھ دستک دی اور عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو روح اطہر کو قبض کروں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہیں جو حکم ملا ہے اس کی تعمیل کرو۔
دُنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو مجھے اللہ کا رسول نہ مانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں اور وہ تمہاری طرح اُمت نہ ہو۔ اُمَمٌ اَمْثَالُکُمْ تمہاری طرح اُمت ہے۔

حیوانات کا ادب و احترام :

حیوانات بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور حضور نبی مکرم ﷺ کی اُمت ہے۔ اُن کو بھی محبت کے جذبہ سے مفر نہیں۔ یہ بھی داورِ محشر ﷺ سے پیار و محبت کرتے ہیں اور جتنی شدید محبت کرتے ہیں اتنا ہی اپنی قوم میں دوسروں سے ممتاز و منفرد ہو جاتے ہیں۔
محبؔ' محبوب کا احترام چاہتا ہے اور ایسا عمل کرتا ہے جس سے اُس کا محبوب خوش ہو۔
جب انسان عاقل اور مکلف ہو کر اپنے محبوب سے ایسا کرتا ہے تو حیوانات سے بھی اس کا صدور ممکن ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جمادات' حیوانات اور نباتات کو حضور نبی مکرم ﷺ کے بارے میں آگاہ فرما رکھا ہے اور وہ حضور ﷺ کے مقام سے آگاہ ہیں۔ حضور ﷺ کا احترام و وقار اور آپ کی خوشی اور آرام کا خیال کرنا انہوں نے اپنے اُوپر لازم کر لیا ہے۔

اس عمل میں حیوانات انسان کے ساتھ شریک ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام اور اُن کے متبعین کے دِلوں میں حضور نبی مکرم ﷺ کی محبت' اطاعت' اعزاز' احترام اور آپ کی راحت کا خیال رکھنا جما دیا ہے جس کے مظاہر سے محبت کی تاریخ رقم ہے تو اسی کا مظاہرہ حیوانات سے بھی اُن کے حسب حال وقوع پذیر ہوا۔ اُمَمٌ اَمْثَالُکُمْ تمہاری طرح اُمت ہے۔

گدھا بھی احترام کرتا ہے: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر ایک وحشی حمار (گدھا) تھا جب حضور ﷺ باہر تشریف لے جاتے تو وہ کھیلتا کودتا آگے پیچھے ہوتا' جب وہ محسوس کرتا حضور ﷺ تشریف لے آئے ہیں تو وہ بے حرکت ہو جاتا۔ جب تک تشریف فرما رہتے وہ بدکتا تک نہ تھا تا کہ کہیں حضور ﷺ کو تکلیف نہ ہو۔ (طبرانی)

دیکھئے حضور نبی کریم ﷺ کی حیوان کس قدر عزت' احترام اور تعظیم بجا لا رہا ہے۔ حرکت اور بدکنے کے ذریعہ سے آپ کو تکلیف نہیں دیتا' جب آپ کی تشریف آوری جان لیتا تو حرکت تک نہ کرتا حالانکہ حیوان ہے۔

بنی نوع انسان کو تو بدرجہ اولیٰ اپنے محبوب و ہادی ﷺ کے ساتھ مودب رہنا چاہئے۔ جب حضور نبی مکرم ﷺ کا اسم پاک سنے ادب سے سر جھکا دے۔ صلوٰۃ و سلام کا نذرانہ پیش کرے' پھر دیکھے کہ محبت کی قوس قزح اس کے وجود کے اندر کیا کیا رنگ آمیزی کرتی ہے۔ خالص محبت کا تقاضا اور حقیقی پہچان یہی ہے کہ مُحب محبوب کی اداؤں سے بھی محبت کرے' بصورتِ دیگر دعویٰ محبت کو تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ قاضی عیاض مالکی بڑے دل نشیں پیرائے میں اس کی تصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں: یہ بات ذہن نشیں رہے کہ جو شخص جس سے محبت کرتا ہے وہ اس کو اور اس ذات کی موافقت اور اس کے اتباع کو اپنی ذات پر لازم کر لیتا ہے' بصورت دیگر وہ اپنے دعوے محبت میں صادق نہیں ہوتا۔۔ محبت کے چند شرائط یہ ہیں:

(۱) اتباع محبوب (۲) حُکمِ محبوب کی تعمیل (۳) کثرتِ ذکر (۴) اشتیاقِ دید (۵) محبوب کی تعظیم و توقیر (۶) ذکر محبوب کی تعظیم (۷) محبوب کی پسند سے محبت۔۔ اہلِ بیتِ رسول سے محبت

۔۔صحابہ کرام سے محبت ۔۔ مہاجرین وانصار سے محبت ۔۔ اہلِ عرب سے محبت ۔۔ حضور ﷺ کی پسندیدہ چیزوں سے محبت ۔۔حضور ﷺ کے پسندیدہ کھانے کی فرمائش ۔۔حضور ﷺ کا پسندیدہ لباس (۸) محبوب کی ناپسند سے نفرت (۹) محبوب کے دشمن سے عداوت (۱۰) قرآن وحدیث سے محبت (۱۱) اُمّتِ مصطفوی کی خیر خواہی (۱۲) فقرو درویشی کا خوگر ہونا (۱۵) محبوب کو ہر عیب سے مُبرّا جاننا۔۔

گدھے نے کلام کیا : ابن منظور سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر فتح فرمایا تو سیاہ رنگ کا ایک گدھا آپ کے ہاتھ آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس گدھے سے کلام فرمایا: اور اس گدھے نے بھی جواباً کلام کیا۔ اُس نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے جد کی نسل سے ساٹھ گدھے پیدا فرمائے جن پر سوائے انبیائے کرام کے کسی نے سواری نہیں کی۔ میں امید رکھتا ہوں کہ آپ مجھ پر سواری فرمائیں گے۔ اب ہماری نسل میں سوائے میرے اور کوئی نہیں ہے نہ آپ کے سوا نبیوں میں کوئی باقی رہا ہے۔ آپ سے پہلے میں ایک یہودی کی ملکیت تھا اور میں نے اُسے جان بوجھ کر گرا دیا کرتا تھا۔ وہ مجھے بھوکا رکھتا اور میری پیٹھ پر مارتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اب تیرا نام یعفور ہے جب رسول اللہ ﷺ اسے کسی کو بلانے کے لئے بھیجتے تو وہ اس شخص کے دروازے پر اپنا سر ٹکراتا' جب صاحب خانہ باہر نکلتا تو وہ گدھا اسے اشارے سے بتاتا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو' پھر جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا تو وہ گدھا ابی ہیثم بن تیہان کے کنوئیں پر آیا اور اسی غم میں اپنے آپ کو کنوئیں میں گرا دیا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین)

خچر نے کلام سمجھ لیا اور حکم مانا : شیبہ بن عثمان جمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ سے فرمایا: عباس ! کچھ کنکریاں اُٹھا کر مجھ کو دینا' پس اللہ تعالیٰ نے آپ کا یہ کلام آپ کی خچری کی سمجھ میں ڈال دیا' وہ نیچے کی طرف جھک گئی یہاں تک کہ اس کا پیٹ زمین سے لگنے لگا' آپ نے تھوڑی سے کنکریاں لیکر دشمن کی طرف پھینکیں اور فرمایا: **شاهت الوجوه حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ** (بغوی' بیہقی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مسلمان جنگ حنین میں ہزیمت اُٹھا چکے تھے اس وقت رسول اللہ ﷺ اپنی مادہ خچر شہباء جس کا نام دلدل تھا' پر سوار تھے آپ ﷺ نے دلدل سے فرمایا: نیچی ہوجا' تو اس نے اپنا پیٹ زمین پر رکھ دیا' تو آپ ﷺ نے کنکریوں کو ایک مٹھی میں لیکر قبیلہ ہوازن کے منہ پر پھینکا اور فرمایا: تو سب بنو ہوازن شکست خوردہ ہوگئے حالانکہ ہم نے نہ کوئی تیر پھینکا نہ نیزہ۔ (ابو نعیم' حجۃ اللہ علی العالمین)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ساری مخلوق پر لازم ہے جس کا اللہ تعالیٰ رب ہے اُس کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہیں۔ قرآن خود فرمایا ہے ﴿لِيَكُونَ لِلْعٰلَمِينَ نَذِيرًا﴾ اور فرماتا ہے ﴿وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِينَ﴾ اور فرماتا ہے ﴿وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَّنَذِيرًا﴾

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہم پر اسی ہی فرض ہے جیسی اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ اطاعت سلطان' حاکم' شیخ' علماء' استاذ' ماں باپ وغیرہ کی بھی ہوتی ہے مگر وہ اطاعتیں دین کا رکن نہیں کہ اُن کا انکار کفر ہو۔ مگر جیسے رب تعالیٰ کی اطاعت سے انکار کفر ہے ایسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے سرتابی وانکار کفر۔

دوسروں کی اطاعتیں داخل فی الدین نہیں۔ بادشاہ کا سرکش باغی ہے کافر نہیں مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سرکش کافر ہے۔

سارا جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمتی ہے اور سب جن وانس فرشتے' شجر وحجر پر حضور ﷺ کی اطاعت واجب ولازم ہے کیونکہ قرآن 'قل' فرما کر اطاعت کا حکم دیا۔ اسی لئے اونٹوں' بکریوں' شجر' حجر' چاند' سورج ...... نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی۔ ہاں ہر مخلوق اپنی حیثیت کے لائق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے کہ امیر آدمی نماز' روزہ' زکوٰۃ سب کچھ ادا کرتا ہے۔ غریب صرف نماز' روزہ۔

اطاعت تین طرح کی ہوتی ہے' اطاعت ڈر کی' اطاعت لالچ کی' اطاعت محبت کی۔ حضور نبی کریم ﷺ کی اطاعت محبت سے کی جانی چاہئے کیونکہ ڈر یا لالچ کی اطاعت تو منافقین بھی کرتے تھے۔

ایک جانور کا شوقِ دیدار میں بے چین رہنا :

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہمارے ہاں ایک پالتو جانور تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف فرما ہوتے' تو وہ جانور سکون کے ساتھ ایک جگہ پر بیٹھا رہتا' نہ کہیں جاتا نہ آتا اور جب رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے جاتے تو گھر میں بے چین ہو کر چکر لگاتا رہتا کیونکہ اس وقت گھر میں کوئی ایسا نہ ہوتا جس سے اُسے خوف ہو۔ اس کا ایک مفہوم یہ ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے محروم ہو کر بے قرار ہو جاتا اور شوقِ دیدار میں بے کل رہتا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین)

بکری کا ادب : ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمارے گھر میں ایک گھریلو بکری تھی تو جب تک حضور نبی کریم ﷺ گھر میں تشریف رکھتے' وہ خاموش بیٹھی رہتی **قر وثبت مکانہ**' نہ ہلتی جلتی نہ آتی جاتی اور جب نبی کریم ﷺ تشریف لے جاتے تو وہ کودنا پھلانگنا شروع کر دیتی۔ (البرہان بحوالہ بہجۃ المحافل)

حیوانات بھی حضور نبی مکرم ﷺ کو اللہ کا رسول مانتے اور جانتے ہیں۔ یہ بھی حضور ﷺ کی اُمت ہے۔ دیکھئے حضور نبی کریم ﷺ جب تک گھر میں تشریف رکھتے بکری خاموش بیٹھی رہتی۔ اپنی آواز کو قابو میں رکھتی' حرکت تک نہ کرتی حالانکہ وہ حیوان ہے۔ صاحب ایمان کو چاہیے کہ اپنے دل میں تعظیم رسول کا جذبہ بیدار کرے ورنہ ہر چیز بے معنیٰ ہو جائے گی۔ سورۂ حجرات میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہونے کا ضابطہ اخلاق مرتب کیا گیا ہے

﴿**يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ**﴾ اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو نبی کی آواز سے' اور اُن کے حضور چلا کر بات نہ کرو جیسے ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل ضائع نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر تک نہ ہو۔

بکری کا سجدہ : دائی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کے ایام طفلی میں ایک بکری اپنے ریوڑ سے الگ ہو کر اُن کی طرف نکل آئی۔ اس بکری نے

آتے ہی حضور ﷺ کے قدموں میں اپنا سر رکھ دیا اور مجسمہ عقیدت بن کر سرورِ کائنات ﷺ کے سامنے کچھ دیر مؤدب کھڑی رہی۔ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا اور آپ کے شوہر حارث یہ منظر دیکھ کر تصویرِ حیرت بن گئے اور خود بھی عقیدت میں ڈھل گئے۔ (السیرۃ النبویۃ)

حارث کسی گہری سوچ سے چونک کر بولا ! **واللہ یا حلیمہ ! اخذت نسمۃ مبارکۃ** بخدا! اے حلیمہ تو نے بڑی ہی برکت والی روح حاصل کر لی ہے۔ (تاریخ طبری)

بکریوں کے ایک ریوڑ نے حضور ﷺ کو سجدہ کیا: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ انصار کے ایک باغ میں داخل ہوئے۔ کچھ انصاری بھی ساتھ تھے۔ باغ میں بکریوں کا ایک ریوڑ تھا جس نے آپ ﷺ کو سجدہ کیا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین)

دَھرتی پر کوئی جانور ایسا نہیں ہے جو تمہاری طرح اُمت نہ ہو۔ فضاؤں میں کوئی پرندہ ایسا نہیں ہے جو تمہاری طرح اُمت نہ ہو **أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ** تمہاری طرح اُمت ہے۔

حضور ﷺ کی جب حیوانات اس قدر تعظیم کرتے ہوں تو صاحبِ ایمان کو چاہیے کہ اپنے دل میں تعظیمِ رسول کا جذبہ بیدار کرے ورنہ ہر چیز بے معنیٰ ہو جائے گی۔ صحابہ عظام علیہم الرضوان کے نزدیک یہ جذبہ بہت ہی اہمیت کا حامل تھا۔ بخاری 'کتاب الشروط' میں روایت ہے کہ عروہ بن مسعود بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور اس نے اصحابِ رسول کو غور سے دیکھا کہ جب بھی سرکارِ ابد قرار ﷺ تھوکتے تو وہ لعابِ دہن کسی نہ کسی صحابی کے ہاتھ پر آتا جس کو وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا۔ جب آپ کسی بات کا حکم دیتے تو اس کی فوراً تعمیل کی جاتی۔ جب آپ وضو فرماتے تو لوگ آپ کے مستعمل پانی کو حاصل کرنے کے لئے ٹوٹ پڑتے اور ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے۔ ہر ایک کی لگن ہوتی کہ یہ پانی میں حاصل کروں۔ جب لوگ آپ کی بارگاہ میں گفتگو کرتے تو اپنی آوازوں کو پست رکھتے اور غایت تعظیم کے باعث آپ کی طرف نظر جما کر نہ دیکھتے۔ اس کے بعد عروہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا اور کہنے لگا: **ای قوم واللہ لقد وفدت**

علی الملوک ووفدت علیٰ قیصر وکسریٰ والنجاشی واللہ ان رایت ملکاً قط یعظمہ اصحابہ مایعظم اصحاب محمدٍ (صلی اللہ علیہ وسلم) محمدًا واللہ ان تنخم نخامۃ الا وقعت فی کف رجل منھم فدلک بھا وجھہ وجلدہ واذا امرھم ابتدروا امرہ واذا توضأ کادوا یقتتلون علیٰ وضوئہٖ واذا تکلم خفضوا اصواتھم عندہ وما یحدون الیہ النظر تعظیماً لہ

اے میری قوم! اللہ کی قسم میں بادشاہوں کے درباروں میں وفد لے کر گیا۔ میں قیصر وکسریٰ اور نجاشی کے دربار میں حاضر ہوا مگر اللہ کی قسم! میں نے کوئی بادشاہ ایسا نہیں دیکھا کہ اس کے ساتھی اس کی اس طرح تعظیم کرتے ہیں۔ خدا کی قسم۔ جب وہ تھوکتے ہیں تو ان کا لعاب دہن کسی نہ کسی صحابی کی ہتھیلی پر ہی گرتا ہے جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے۔ جب وہ حکم دیتے ہیں تو فوراً تعمیل ہوتی ہے۔ جب وضو کرتے ہیں تو یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ لوگ وضو کا مستعمل پانی حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے لڑنے مرنے پر آمادہ ہو جائیں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بکری سے خطاب : رضین بن عطاء کہتے ہیں کہ ایک قصاب نے بکری ذبح کرنے کے لئے دروازہ کھولا تو وہ اس کے ہاتھ سے نکل بھاگی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آگئی۔ وہ قصاب بھی اس کے پیچھے آگیا اور اس بکری کو پکڑ کر ٹانگوں سے کھینچنے لگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بکری سے فرمایا: اللہ کے حکم پر صبر کر اور اے قصاب ! تو اسے نرمی کے ساتھ موت کی طرف لے جا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین)

غارِ ثور کے دہانے پر کبوتروں کا آبیٹھنا اور مکڑی کا جالا بنانا :

ابو مصعب مکی کہتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک، زید بن ارقم اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم کا زمانہ پایا ہے۔ میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ شب ہجرب جب نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم غارِ ثور کے دہانے پر پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے اس دہانے کے سامنے ایک درخت پیدا فرمادیا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آڑ بن گیا، پھر اللہ تعالیٰ نے دو جنگلی کبوتروں کو حکم دیا تو وہ غار

کے منہ پر بیٹھ گئے۔ ادھر قریش کے ہر قبیلے کے نوجوان لاٹھیوں' ڈنڈوں اور تلواروں سے مسلح ہوکر غار تک پہنچ گئے' یہاں تک کہ اُن کے اور نبی اکرم ﷺ کے درمیان چالیس ہاتھ کا فاصلہ رہ گیا۔ اُن میں سے ایک شخص جھانک کر غار میں دیکھنے لگا تو اسے غار کے منہ پر دو کبوتر نظر آئے۔ پس وہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا' اُس کے ساتھیوں نے پوچھا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ تم نے غار میں نہیں دیکھا؟ اُس نے کہا: میں نے غار کے منہ پر دو کبوتر دیکھے ہیں۔ مجھے یقین ہوگیا ہے کہ یہ غار میں کوئی نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اُن کی گفتگو سنی تو آپ نے سمجھ لیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کبوتروں کی وجہ سے اس شخص کو ٹال دیا' پھر آپ ﷺ نے اُن کبوتروں کے حق میں دُعا فرمائی اور اُن کے صلہ متعین فرمایا۔ کبوتروں کا وہ جوڑا اُتر کر حرم میں آگیا وہاں اس جوڑے نے انڈے بچے دیئے۔ اس معجزہ کو امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے خصائص میں ذکر کیا ہے۔ (حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین)

حضور نبی کریم ﷺ جب غارِ ثور میں داخل ہوئے تو مکڑی نے اس کے دروازے پر جالا بنا دیا۔ پس جس وقت کفار دروازے پر پہنچے تو اُن میں سے کسی نے کہا: غار میں داخل ہوجاؤ۔ امیہ نے کہا کہ غار میں جالے کی کیا ضرورت ہے؟ اس پر تو مکڑی نے پیدائش محمد سے پہلے کا جالا بُن رکھا ہے یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مکڑی کے قتل سے منع کیا ہے اور فرمایا کہ مکڑی اللہ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے۔ (حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین)

حضور ﷺ کی محب مکڑی تین دن اپنے محبوب ﷺ کے قرب و دیدار سے تسکین قلب وجان کا سامان فراہم کرتی رہی۔

کبوتروں نے فتح مکہ کے دن سایہ کر دیا : جس دن مکہ مکرمہ فتح ہوا تو کبوتروں نے حضور نبی مکرم ﷺ پر سایہ کر دیا اور رحمتِ کائنات ﷺ نے اُن کے لئے برکت کی دُعا فرمائی' نیز جب حضور ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ کی طرف تشریف لے جانے لگے اور غارِ ثور میں کچھ وقت رہے تو غار کے مُنہ پر مکڑی نے جالا بُن دیا اور کبوتروں نے انڈے دیئے تا کہ دشمن گمان بھی نہ کر سکیں کہ اس غار میں کوئی اُترا ہے۔ (البرہان بحوالہ بہجۃ المحافل)

سَرِ انور پر پرندوں کا خنک سایہ : جزیرہ نمائے عرب کے موسمی حالات کچھ اس قسم کے ہیں کہ شدید گرمی کے موسم میں عموماً فرائضِ منصبی کی ادائیگی دشوار رہتی لیکن کاروانِ نبوت نبی آخر الزماں ﷺ کی عظیم قیادت میں ہمیشہ رواں دواں رہا اور اس قافلہ رُشد وہدایت کو قدم قدم پر اللہ رب العزت کی نصرت و مدد حاصل رہی۔ اس مدد و نصرت کی نوعیت تبدیل ہوتی رہی۔ رضائے الٰہی کے انداز بدلتے رہے لیکن بارانِ رحمت کے نزول میں کبھی رکاوٹ نہیں آئی۔

شدید گرمی کے عالم میں جب سورج آگ برسا رہا ہوتا' آپ کارِ نبوت کی ادائیگی کے لئے باہر تشریف لاتے تو قدرت کی طرف سے پرندے آپ ﷺ کے سرِ انور پر سایہ کرنے کے لئے متعین کر دیئے جاتے جو اس طرح اُڑتے کہ حضور ﷺ کے سرِ اقدس پر خنک سائے کا سائبان بن جاتا اور سورج کی جھلسا دینے والی شعاعوں سے جسم اطہر محفوظ رہتا۔ ربِ کائنات کی طرف سے اس اعجاز کا اظہار اپنے محبوب ﷺ سے محبت کا ایک انوکھا انداز تھا۔ ایسے ہی ایک موقع کے بارے میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کانما علی رؤوسنا الطیر تظلنا گویا ہمارے سروں پر پرندے سایہ فگن تھے۔(سنن الدارمی)

جنگل کا شیر' سواری بن گیا: حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ' سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے' آپ نے انہیں اس شرط پر آزاد کیا کہ وہ زندگی بھر حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کریں۔ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ نے ساری زندگی حضور ﷺ کی خدمت میں گذاری۔ ایک سفر میں حضور ﷺ اور بعض صحابہ کرام نے انہیں اپنا سامان اُٹھانے کے لئے دیا' وہ سارا سامان اُٹھا کر چلے تو حضور ﷺ نے فرمایا' تم ہمارے سفینہ ہو' یعنی کشتی ہو۔ اس دن سے آپ کا نام سفینہ مشہور ہو گیا اور پہلا نام لوگوں کو بھول گیا۔ حضور ﷺ کی زبانِ اقدس سے یہ نکلا ہوا نام آپ کو اتنا پسند تھا کہ جب بھی کوئی آپ سے نام پوچھتا تو آپ کہتے میرا نام سفینہ ہے۔ ایک مرتبہ آپ روم کے علاقہ میں اپنے لشکر سے بچھڑ گئے اور چلتے چلتے راستہ بھول گئے' اچانک ادھر سامنے سے ایک شیر آ نکلا۔ اب جو شیر کی نظر حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ پر پڑی

تو وہ مستی میں آگیا اور زوردار آواز نکالی۔ مگر قربان جائیں غلامِ مصطفٰے کی عظمت پر کہ اُن پر شیر کا کوئی خوف مسلط نہیں ہوا۔ شیر گرجتا ہوا آپ کو کھانے کے لئے قریب آ رہا ہے مگر اللہ تعالیٰ کا یہ شیر بے خوف وخطر ﴿ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴾ کی عملی تفسیر بن کر سامنے کھڑا ہے اس لئے کہ جن لوگوں کے دِلوں میں مالکِ حقیقی کا ڈر پیدا ہو جائے' پھر وہ کسی سے نہیں ڈرتے' وہ اللہ ورسول کی تابعداری کرتے ہیں اور پھر ہر شئے اُن کی تابع فرمان ہو جاتی ہے۔ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ نے شیر سے فرمایا: **یاابا الحارث انا مولیٰ رسول الله** (مشکوٰۃ) اے ابوالحارث (شیر) میں رسول اللہ ﷺ کا غلام ہوں۔

یہ سُنتے ہی شیر نے سَر جھکا دیا اور میرے پاس آکر مجھے سوار کر لیا اور جنگل سے نکل کر راستہ پر لے آیا' یوں آہستہ آہستہ بولنے لگا کہ مجھے الوداع کہہ رہا ہے۔ **فطأطا رأسه واقبل الی فدفعنی' بمنكبه حتى اخرجنی من الاجمه ووقفنی علی الطريق ثم هجهم فظننت انه بودعنی** (شرح مسلم)

یہ شیر ہے' اور حملہ آور ہونا واضح کر رہا ہے کہ وہ بھوکا تھا لیکن جب اُس نے سُنا کہ میں خادم رسول اللہ ﷺ ہوں تو اب اُس نے سر جھکا دیا' ادب کرنے لگا پھر اسی پر اکتفا نہ کیا بلکہ انہیں اُٹھا کر لے چلا اور اس لشکر تک پہنچایا جو کافی دُور جا چکا تھا۔ یہ اس حیوان کا فعل ہے جو وحشی اور پھاڑنے والا ہے۔ کوتاہی برتنے والو سوچو تو سہی' تمہارا کیا حال ہے؟

یہاں پر ایک اعتراض ہوتا ہے کہ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ پر یہ ایک مشکل وقت تھا لوگ کہتے ہیں کہ مشکل کے وقت صرف اللہ تعالیٰ کو پُکارنا چاہئے' حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کو بھی ایسا ہی کہنا چاہئے تھا: اے شیر ! ٹھہر جا' میں اللہ کا بندہ ہوں۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ یہ کہتے کہ اے شیر ! مجھے دیکھ کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں تو یقیناً آپ کو شیر کھا جاتا۔ اس لئے کہ سب انسان اللہ تعالیٰ ہی کی مخلوق ہیں' اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہا میں رسول اللہ ﷺ کا غلام ہوں۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ جو صرف اللہ تعالیٰ کا بندہ ہونے کا دعویٰ کرے' وہ بے خطر نہیں ہو سکتا۔ بے خطر وہ ہوگا جو بندہ خدا تعالیٰ کا ہو اور غلام مصطفٰے کا ہو۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :

خوف نہ رکھ رضاؔ ذرا' تو تو ہے عبدِ مصطفٰے تیرے لیے امان ہے' تیرے لیے امان ہے

دھرتی پر کوئی جانور ایسا نہیں ہے جو تمہاری طرح اُمت نہ ہو۔ فضاؤں میں کوئی پرندہ ایسا نہیں ہے جو تمہاری طرح اُمت نہ ہو اُمَمٌ اَمْثَالُکُمْ تمہاری طرح اُمت ہے۔

چڑیوں کی فریاد : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم آپ کے ہمراہ تھے۔ ایک درخت پر ایک چڑیا کے دو بچے تھے وہ ہم نے پکڑ لئے۔ ان بچوں کی ماں چڑیا نے دیکھا تو وہ اُڑتی ہوئی رحمت عالم ﷺ کے سامنے آگری اور فریاد کرنے لگی۔ حضور ﷺ نے پوچھا کہ اس کے بچوں کو کس نے پکڑا ہے۔ ہم نے عرض کیا کہ ہم نے۔ فرمایا: جاؤ ان بچوں کو اسی جگہ پر رکھ آو۔ (حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین)

ہرنی کا ایفائے عہد اور شہادتِ توحید و رسالت : شفاء شریف میں موجود ہے کہ سرورِ عالم ﷺ جنگل میں تشریف لے جا رہے تھے ایک آواز آئی' یارسول اللہ! میری امداد فرمایئے۔ حضور ﷺ نے دیکھا کہ ایک ہرنی جال میں پھنسی ہوئی ہے اور مجھے پکار رہی ہے۔

سید عالم ﷺ نے فرمایا کیا بات ہے؟ ہرنی نے عرض کیا! آقا' میرے دو چھوٹے چھوٹے بچے ہیں مجھے رہا کر دیجئے میں بچوں کو دودھ پلا کر جلد واپس آجاؤں گی۔ حضور ﷺ نے فرمایا اَوَ تَفْعَلِیْنَ کیا تو ایسا کرے گی؟ ہرنی نے عرض کیا' آقا! آپ کے ساتھ وعدہ کر کے کون بے وفائی کرتا ہے؟ حضور ﷺ نے اُسے کھول دیا۔ یہودی آیا اور کہنے لگا میرا شکار کیوں چھوڑا۔ سید عالم ﷺ نے فرمایا۔ ہرنی بچوں کو دودھ پلا کر واپس آجائے گی۔ یہودی نے کہا کیسی بات کرتے ہو۔ کمان سے نکلا ہوا تیر بھی کبھی واپس آسکتا ہے؟ گیا ہوا شکار کیسے واپس آئے گا۔ آپ نے فرمایا وہ اللہ کے رسول کے ساتھ وعدہ کر کے گئی ہے ضرور آئے گی۔ یہودی نے کہا کہ اگر واپس آگئی تو مَیں ایمان لے آوں گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا وہ دیکھو دو بچے ساتھ لے آرہی ہے۔ ہرنی نے آتے

نے اپنا سَر حضور ﷺ کے مقدس قدموں پر رکھ دیا۔ ہرنی کا سَر جھکا تو ساتھ ہی یہودی کا سَر بھی جھک گیا۔ حضور ﷺ نے ایک ہاتھ یہودی اور دوسرا ہاتھ ہرنی کے سر پر رکھا:

پھر بشارت اُسکو اور اُس کو ملی سرکار سے قید سے آزاد تو اور تو عذابِ نار سے

ہرنی آزاد ہوتے ہی فرطِ مسرت میں بڑی تیزی کے ساتھ دوڑتی، اچھلتی اور کودتی ہوئی یہ کہتی تھی **اشهد ان لا اله الا الله وانك رسول الله** (دلائل النبوۃ، حجۃ اللہ علی العالمین)

دھرتی پر کوئی جانور ایسا نہیں ہے جو تمہاری طرح اُمت نہ ہو۔ فضاؤں میں کوئی پرندہ ایسا نہیں ہے جو تمہاری طرح اُمت نہ ہو اُمَمٌ اَمْثَالُکُمْ تمہاری طرح اُمت ہے۔

ہجرت کے سفر میں حضور کی اونٹنی مامور تھی :

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے اور اپنی سواری کو بٹھانا چاہا تو بہت سے لوگ اس خواہش کے ساتھ آ گئے کہ حضور اُن کے ہاں قدم رنجہ فرمائیں۔ انہوں نے عرض کی حضور ! ہمارے گھر تشریف لایئے۔ آپ نے فرمایا: میری اونٹنی کو چھوڑ دو اسے اللہ کی طرف سے حکم مل چکا ہے، پھر وہ اونٹنی آپ کو لے کر چلی، یہاں تک کہ منبر تشریف کے پاس آپ کو لے آئی اور وہاں بیٹھ گئی۔ (بیہقی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے جب شہر میں داخل ہوئے تو انصار کے مرد و زن خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ ! ہمارے گھروں کو شرف قدوم عطا فرمائیں۔ فرمایا میری اونٹنی کو چھوڑ دو، یہ منجانب اللہ مامور ہے۔ چنانچہ وہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے دروازے پر بیٹھ گئی۔ بنی نجار کی لڑکیاں اس سعادت پر دَف بجاتی ہوئی اور گاتی ہوئی باہر آئیں۔

نحن جوار من بنی النجار یا حبّذا محمدًا من جار

ہم بنو نجار کی شریف زادیاں ہیں اور محمد رسول اللہ ﷺ کس قدر اچھے ہمسائے ہیں۔

اُس وقت عورتوں اور بچوں کی زبان پر یہ ترانا تھا

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوِدَاعِ
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعِ
اَيُّهَا الْمَبْعُوثُ فِيْنَا جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمُطَاعِ

وِداع کی پہاڑیوں سے چودھویں رات کا چاند ہمارے سامنے آیا۔ ہم پر اس بات کا شکر کرنا ضروری ہے کہ اللہ کی طرف بُلانے والے رسول ہم کو اللہ کے واسطے اچھے دین کی طرف بُلا رہے ہیں۔ آپ (ﷺ) اللہ کی طرف سے ہم میں رسُول بنا کر بھیجے گئے ہیں اور ایسے احکام لے کر آئے ہیں جن کی اطاعت ہم پر ضروری ہے۔

علامہ دحلان لکھتے ہیں (اونٹنی پر چھوڑنے) میں ایک بلیغ حکمت یہ ہے کہ یہ بات بھی آپ کے خصائص میں شمار ہو کر معجزہ بن جائے تا کہ دِلوں کو خوشی حاصل ہو اور انصار مدینہ کی باہم منافقت اور چپقلش کا ازالہ ہو اور کسی کے سینے میں (جانبداری کی) کھٹک پیدا نہ ہو۔

دھرتی پر کوئی جانور ایسا نہیں ہے جو تمہاری طرح اُمت نہ ہو۔ فضاؤں میں کوئی پرندہ ایسا نہیں ہے جو تمہاری طرح اُمت نہ ہو اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ تمہاری طرح اُمت ہے۔

دِیدارِ مصطفیٰ ﷺ کی تمنا لئے ہوئے اونٹ : سنن نسائی اور مسند احمد بن حنبل میں سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری گھرانے میں ایک اونٹ نامعلوم وجوہ کی بناء پر اپنا کام کاج چھوڑ بیٹھا اور اپنے مالکوں کو کاٹنے کو دوڑتا۔ مالکوں نے اونٹ کے معاندانہ طرزِ عمل سے یہی باور کیا کہ اُن کا اونٹ پاگل ہو چکا ہے۔ انصار گھرانے کے کھیت کھلیان اور باغ وغیرہ پانی کی قلت کی وجہ سے سوکھ گئے۔ اس صورتحال نے انہیں عجیب الجھن میں ڈال دیا۔ انہوں نے یہ الجھن بارگاہِ رسالتمآب ﷺ میں بیان کی۔ تاجدارِ رسالت ﷺ نے اونٹ کے مالکوں کی شکایت سُنی اور اونٹ کا موقف جاننے کے لئے اپنے صحابہ کے جلو میں شکایت کنندہ صحابی کے گھر تشریف لے گئے۔ ایک احاطے میں اونٹ بندھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ اس کے قریب تشریف لے جانے لگے تو صحابہ نے عرض کی انه صادز مثل الكلب وانا نخاف عليكن صولته

نے فرمایا کسی انسان کا دوسرے انسان کو سجدہ کرنا جائز نہیں۔ اگر ایسا کرنا جائز ہوتا تو میں خاوند کے عظیم حق کی بنا پر بیوی کو سجدہ کا حکم دیتا۔ (مسند احمد)

غیر خدا کو سجدۂ تعظیمی حرام ہے: امام اہلسنت مولانا احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

'مسلمان! اے مسلمان! اے شریعتِ مصطفوی کے تابع فرمان! جان اور یقین جان! کہ سجدہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے لئے نہیں' اس کے غیر کو سجدۂ عبادت تو یقیناً اجماعاً شرک مہین وکفر مبین اور سجدۂ تحیت حرام وگناہ کبیرہ بالیقین ۔۔اس کے کُفر ہونے میں اختلاف علمائے دین' تو قرآن عظیم نے ثابت فرمایا کہ سجدۂ تحیت ایسا سخت حرام ہے کہ مشابہ کفر ہے۔والعیاذ باللہ ۔ صحابہ کرام نے حضور ﷺ کو سجدۂ تحیت کی اجازت چاہی' اس پر ارشاد ہوا کہ کیا تمہیں کفر کا حکم دیں۔ معلوم ہوا کہ سجدۂ تحیت ایسی قبیح چیز ہے جسے کفر سے تعبیر فرمایا۔ جب خود حضور اقدس ﷺ کے لئے سجدۂ تحیت کا یہ حکم ہے تو پھر اوروں کا کیا ذکر؟ (الزبدۃ الزکیہ)

حضرت بحرالعلوم محمد عبدالقدیر حسرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

'سجدہ غیر اللہ کو اسلام میں حرام کر دیا گیا۔ ہرگز اب کسی کو سجدہ نہیں ہوسکتا۔ نہ سجدۂ عبادت' نہ سجدۂ تعظیمی ۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں سجدہ کی اجازت دیتا تو بیویوں کو حکم دیتا کہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں'

ظاہر ہے کہ جب حضور نبی کریم ﷺ نے سجدہ نہیں لیا' اس کی ممانعت کر دی تو دوسرا کیوں کر سجدہ لے سکتا ہے۔ اب غیر اللہ کو سجدہ ہرگز دُرست نہیں۔ ممنوع ہے حرام ہے اور اِس کا مرتکب' عاصی ہے۔(درس القرآن)

ہم اہل سنت وجماعت انبیاء کرام و بزرگانِ عظام کی تعظیم ضرور کرتے ہیں اُن سے محبت وعقیدت رکھتے ہیں مگر انھیں اللہ نہیں مانتے اور نہ استقلال ذاتی اُن کے لئے ثابت کرتے ہیں اور نہ انھیں مستحق عبادت جانتے ہیں اور نہ واجب الوجود۔ لہذا ہم پر محض تعظیم کے جرم میں بدعقیدہ عناصر کا شرک کا فتویٰ دینا کسی بھی طرح درست نہیں کیونکہ ہم تعظیم کی ان صورتوں کو بھی نہیں اپناتے جو ناجائز وحرام ہیں اور جن کے ناجائز ہونے پر دلائل شرعیہ

نے فرمایا کسی انسان کا دوسرے انسان کو سجدہ کرنا جائز نہیں۔ اگر ایسا کرنا جائز ہوتا تو میں خاوند کے عظیم حق کی بنا پر بیوی کو سجدہ کا حکم دیتا۔ (مسند احمد)

غیر خدا کو سجدۂ تعظیمی حرام ہے: امام اہلسنت مولانا احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

'مسلمان! اے مسلمان! اے شریعتِ مصطفوی کے تابع فرمان! جان اور یقین جان! کہ سجدہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے لئے نہیں' اس کے غیر کو سجدۂ عبادت تو یقیناً اجماعاً شرک مہین وکفر مبین اور سجدۂ تحیت حرام وگناہ کبیرہ بالیقین ۔۔ اس کے کُفر ہونے میں اختلاف علمائے دین' تو قرآن عظیم نے ثابت فرمایا کہ سجدۂ تحیت ایسا سخت حرام ہے کہ مشابہ کفر ہے۔ والعیاذ باللہ۔ صحابہ کرام نے حضور ﷺ کو سجدۂ تحیت کی اجازت چاہی' اس پر ارشاد ہوا کہ کیا تمہیں کفر کا حکم دیں۔ معلوم ہوا کہ سجدۂ تحیت ایسی قبیح چیز ہے جسے کفر سے تعبیر فرمایا۔ جب خود حضور اقدس ﷺ کے لئے سجدۂ تحیت کا یہ حکم ہے تو پھر اوروں کا کیا ذکر؟ (الزبدة الزکیه)

حضرت بحرالعلوم محمد عبدالقدیر حسرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

'سجدہ غیر اللہ کو اسلام میں حرام کر دیا گیا۔ ہرگز اب کسی کو سجدہ نہیں ہوسکتا۔ نہ سجدۂ عبادت' نہ سجدۂ تعظیمی ۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں سجدہ کی اجازت دیتا تو بیویوں کو حکم دیتا کہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں'

ظاہر ہے کہ جب حضور نبی کریم ﷺ نے سجدہ نہیں لیا' اس کی ممانعت کر دی تو دوسرا کیوں کر سجدہ لے سکتا ہے۔ اب غیر اللہ کو سجدہ ہرگز دُرست نہیں۔ ممنوع ہے حرام ہے اور اِس کا مرتکب' عاصی ہے۔ (درس القرآن)

ہم اہل سنت وجماعت انبیاء کرام و بزرگانِ عظام کی تعظیم ضرور کرتے ہیں اُن سے محبت وعقیدت رکھتے ہیں مگر انھیں اللہ نہیں مانتے اور نہ استقلال ذاتی اُن کے لئے ثابت کرتے ہیں اور نہ انھیں مستحق عبادت جانتے ہیں اور نہ واجب الوجود۔ لہٰذا ہم پر محض تعظیم کے جرم میں بدعقیدہ عناصر کا شرک کا فتویٰ دینا کسی بھی طرح درست نہیں کیونکہ ہم تعظیم کی ان صورتوں کو بھی نہیں اپناتے جو ناجائز وحرام ہیں اور جن کے ناجائز ہونے پر دلائل شرعیہ

مل جاتے ہیں جیسے سجدہ تعظیمی، ہم اس کو حرام و ناجائز سمجھتے ہیں کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ نے غیر اللہ کے لئے سجدہ تعظیمی کو بھی حرام قرار دیا ہے۔

اونٹ نے سجدہ کیا : حضرت عبداللہ ابن اونی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ فلاں نسل کا ایک اونٹ دیوانہ ہو گیا ہے اور کسی کو قریب نہیں آنے دیتا۔ حضور ﷺ یہ سُن کر اُٹھے۔ ہم نے عرض کی، حضور اونٹ کے قریب نہ جائیں، ایسا نہ ہو کہ وہ آپ کو کوئی تکلیف پہنچائے۔ مگر حضور ﷺ اس اونٹ کے پاس پہنچ گئے تو **لَمَّا رَاٰهُ الْبَعِيْرُ سَجَدَ** اونٹ نے جب دیکھا تو سجدہ میں گر پڑا۔ حضور ﷺ نے اُس کے سر پر اپنا ہاتھ مبارک رکھ دیا اور مہار منگوا کر اُسے ڈال دی پھر اونٹ کے مالک کو اُسے سپرد کرتے ہوئے فرمایا۔ دیکھو اُسے چارہ اچھا دو۔ اُس سے کام سخت نہ لو۔ (حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین)

اونٹ کا احترام : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ انصار کی حویلی میں داخل ہوئے، وہاں دو اونٹ آپس میں لڑ رہے تھے **فاقترب رسول اللہ منهما فوضعا جرانهما على الارض** جب رسول اللہ ﷺ کو انہوں نے دیکھا تو اپنے چہرے زمین پر رکھ دیئے۔

اونٹ ذبح ہونے کے لئے بڑھنے لگے : عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ عید الاضحیٰ کے دن حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پانچ یا چھ اونٹ لائے گئے تو وہ جھوم جھوم کر حضور ﷺ کی طرف بڑھنے لگے کہ جس سے چاہیں ذبح کی ابتداء فرمائیں۔ (طبرانی، حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین)

دُنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو مجھے اللہ کا رسول نہ مانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں اور وہ تمہاری طرح اُمت نہ ہو۔ **اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ** تمہاری طرح اُمت ہے۔ سب اونٹوں کی یہی خواہش تھی کہ وہ آقا و مولیٰ ﷺ کے ہاتھوں سے ذبح ہونے کا شرف حاصل کرلیں۔

اونٹ کی دادرسی فرمائی : حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور ﷺ کے ساتھ میں سفر میں تھا اچانک بلبلاتا ہوا اونٹ آ گیا **فلما کان بین السماطین خر ساجدا** جب وہ سامنے راستہ کے درمیان پہنچا تو سجدہ ریز ہو گیا۔ حضور ﷺ نے پوچھا اس کا مالک کون ہے؟ انصاری لوگوں نے کہا: حضور (ﷺ) یہ اونٹ ہمارا ہے۔ فرمایا: کیا معاملہ ہے؟ عرض کیا یہ بیس سال سے ہمارے پاس ہے اب اس کی عمر زیادہ ہو گئی ہے ہم اسے ذبح کر کے تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ فرمایا' کیا مجھے بیچتے ہو؟ عرض کیا: **یارسول اللہ ھولک** حضور ﷺ یہ آپ کا ہی ہے۔ فرمایا' **فاحسنوا الیہ حتی یأتیہ اجلہ** موت تک اس سے حسن سلوک کرو۔ (الدارمی)

اونٹ کی اپنے مالک کے خلاف شکایت : حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم غزوہ ذات الرقاع میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے' واپسی میں ایک اونٹ دوڑتا ہوا حضور نبی کریم ﷺ سے پاس آیا۔ حضور ﷺ نے ہم سے دریافت فرمایا: تم جانتے ہو کہ اس اونٹ نے کیا کہا؟ یہ اونٹ مجھ سے اپنے مالک کے خلاف امداد کا طلبگار ہے۔ یہ کہتا ہے کہ اس کا مالک اس سے کئی سال کھیتی باڑی کا کام لیتا رہا' اب اسے ذبح کرنا چاہتا ہے۔ جابر ! تم اس کے مالک کے پاس جاؤ اور اُسے لے آو۔ میں نے عرض کیا میں اس کے مالک کو جانتا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اونٹ تمہیں اس کے پاس لے جائے گا۔ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اونٹ میرے آگے آگے چلا حتی کہ اپنے مالک کے سامنے مجھے لے جا کر کھڑا کر دیا۔ پس میں اس کے مالک کو لے آیا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین)

(☆) ایک اونٹ آ کر حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا اس کی آنکھوں میں آنسو تھے' آپ نے اس کے مالکوں کو بلوایا اور فرمایا: تمہارے اس اونٹ کو کیا ہے' کہ تمہاری شکایت کر رہا ہے۔ انہوں نے عرض کیا ہم اس اونٹ سے کام لیتے تھے جب یہ بوڑھا ہو گیا اور اس کا کام ختم ہو گیا' تو ہم نے اسے کل ذبح کرنے کا وقت مقرر کیا' آپ ﷺ نے اُن

سے فرمایا: اس کو ذبح نہ کرو اور اسے اونٹوں میں چھوڑ دو۔ (بیہقی، حجۃ اللہ علی العالمین)

دھرتی پر کوئی جانور ایسا نہیں ہے جو تمہاری طرح اُمت نہ ہو۔ فضاؤں میں کوئی پرندہ ایسا نہیں ہے جو تمہاری طرح اُمت نہ ہو اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ تمہاری طرح اُمت ہے۔

اونٹ کی فریاد : ایک دن ایک اونٹ دربار رسالت ﷺ پر حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ یارسول اللہ ﷺ ! جس قوم میں میں ہوں، وہ لوگ عشاء کی نماز نہیں پڑھتے اور عشاء کی نماز سے قبل ہی سو جاتے ہیں۔ ڈرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کہیں اُن لوگوں پر عذاب بھیجے اور میں بھی اُن کے ساتھ عذاب میں گرفتار نہ ہو جاؤں۔ آپ اُن کو بلوایئے اور نصیحت فرمایئے۔ چنانچہ آپ نے اُن لوگوں کو بلایا اور عشاء کی نماز کے بارے میں تاکید فرمائی۔ (احیاء القلوب، قصص الانبیاء)

اس واقعہ سے جہاں عشاء کی نماز کی اہمیت واضح ہوتی ہے وہاں سرکار دو عالم ﷺ کی شان رفعت کا بھی اندازہ لگائیں کہ حیوان آپ کی بارگاہ میں اپنی حاجات لے کر آتے ہیں اور مرادیں پاتے ہیں۔

اونٹ کی گواہی : حاکم، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بادیہ نشین نے نبی اکرم ﷺ سے شکایت کی کہ لوگ اس پر اونٹنی چُرانے کا الزام رکھتے ہیں۔ اسی اثناء میں اونٹنی نے دروازے کے پیچھے سے بول کر کہا، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو عزت و کرامت کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، کہ نہ تو اس شخص نے مجھے چُرایا ہے نہ اس کے سوا کوئی میرا مالک ہے۔ (حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین)

(☆) طبرانی نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے آ کر کہا اس بدو نے اونٹ چوری کیا ہے، تو اسی لمحے اونٹ نے کلام کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے سن کر اس شخص سے فرمایا: اے شخص ! تو اس غلط بیانی سے باز آجا، کیونکہ اونٹ تیرے جھوٹا ہونے کی گواہی دے رہا ہے۔ (حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین)

اونٹ کا عشق رسول کریم ﷺ : حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں ایک دیہاتی شخص

ہاتھ میں اونٹ کی مہار تھامے حاضر ہوا اور عرض کیا' یارسول اللہ ﷺ ! میں اسے رب تعالیٰ کے واسطے صدقہ کرتا ہوں' سب اس کی جانب متوجہ ہوگئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اُسے دُعا دی اور پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہوکر فرمایا: عمر ! اس اونٹ کی قیمت کا تخمینہ لگاؤ تاکہ اس کی قیمت ادا کردوں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اونٹ کی قیمت کا اندازہ لگا کر عرض کیا تو ہادی برحق ﷺ نے اسے خرید کر اپنی خدمت کے لئے مختص کرلیا۔ اونٹ کی خوشی کی انتہا نہ تھی جو اس کے جسم پر حرکات اور آنکھوں کی چمک سے نمودار تھی۔ ایک مرتبہ حضور ﷺ کسی غزوہ سے واپس تشریف لائے اور اونٹ کو اپنے در اقدس پر باندھ دیا اور خود رحمت کدہ کے اندر تشریف لے گئے۔ اونٹ دروازے پر نظریں جمائے کھڑا رہا اور انتظار کرنے لگا کہ اس کے آقا و مولا ﷺ کب جلوہ گری فرماتے ہیں۔ جب رسول اکرم ﷺ اپنے کاشانہ اطہر سے باہر تشریف لائے تو اونٹ نے بصد ادب عرض کیا 'السلام علیکم یا زین قیامت'۔ حضور نبی کریم ﷺ نے بھی جواباً اس پر سلامتی بھیجی اور اُس کے پاس رُک گئے' کیونکہ وہ کچھ اور بھی عرض گزار کرنا چاہتا تھا۔ اس نے ادب و محبت سے سر جھکا لیا اور گویا ہوا 'یا حبیب اللہ ﷺ ! میری داستان صرف اتنی ہے کہ میں ایک مسافر کا اونٹ تھا۔ رات کا وقت تھا کہ میں اس کے گھر سے بھاگ آیا اور چلتے چلتے ایک جنگل میں پہنچا۔ بھوک کی شدت سے میں وہاں چر رہا تھا کہ بہت سے بھیڑیئے آگئے اور آپس میں کہنے لگے' لاؤ اس کا فیصلہ کریں۔ جب وہ میرے کھانے سے متعلق فیصلہ کرنے میں مصروف تھے تو اُن میں سے چند ایک نے کہا' اُسے نہ ستاؤ۔ یہ زین قیامت کی سواری ہے جو بہترین خلائق' رسول رحمت ﷺ ہیں۔ چنانچہ انہوں نے میرے کھانے کا ارادہ ترک کردیا۔ اور واپس لوٹ گئے اور میں آپ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں پہنچ گیا۔ اتنا عرض کرنے کے بعد اونٹ لحہ بھر کے لئے خاموش ہوا اور پھر بولا: اے اللہ کی نعمتوں کے قاسم رسول عربی ﷺ ! میری دو آرزوئیں ہیں اگر آپ انہیں شرف قبولیت فرمائیں۔ ایک آرزو یہ ہے کہ میں بہشت میں آپ ﷺ کی سواری بنوں اور دوسری آرزو یہ ہے کہ جب آپ ﷺ اپنے محب رب کریم کے پاس تشریف لے جائیں تو اس

کے بعد میں جب تک زندہ رہوں (بعد وصالِ نبوی ﷺ) مجھ پر کوئی اور سواری نہ کرے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہاری دونوں آرزوئیں پوری ہوں گی' پھر اُسے دُعا دی اور وصیت بھی فرمائی۔ (دیکھئے جس اونٹ پر حضور نبی کریم ﷺ سواری کریں وہ بھی مستقبل کو دیکھ لیتا ہے اونٹ اس غیبی خبر کو بیان کرتے ہوئے اپنی آرزو کا اظہار کر رہا ہے کہ حضور ﷺ کے وصال کے بعد اس پر کوئی اور سواری نہ کرے یعنی اونٹ کو اس بات کا علم تھا کہ حضور ﷺ کی ظاہری حیات میں نہ ہی وہ گم ہوگا' نہ ذبح کیا جائے گا اور نہ ہی اُس کو موت آئے گی بلکہ وصال نبوی ﷺ کے بعد مزید چند دن اُس کی زندگی رہے گی۔ حضور ﷺ جس خچر پر سوار تھے وہ بھی قبر کے عذاب وثواب اور کیفیت کو دیکھتا تھا)

حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد اونٹ اُداس' غمگین اور خاموش رہنے لگا' اُس کی حلق سے چارہ نہیں اُترتا تھا۔ اُونٹ کا عشق اور جُدائی کا کرب دیکھ کر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اُس کا سر بغل میں لے لیا اور اور گریہ کا عالم طاری ہوگیا۔ اتنے میں اونٹ نے جان دے دی۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی آنکھوں سے آنسو بے اختیار بہہ رہے تھے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اونٹ کے لئے جگہ کھدوائی اور کپڑے میں لپیٹ کر دفن کروا دیا۔ سات دن کے بعد جب اس کی جائے مدفن کو کھود کر دیکھا تو وہاں نہ اونٹ تھا اور نہ کپڑا۔ وہ تو جنت الفردوس میں اپنے آقا و مولا ﷺ کی سواری کے لئے پہنچ گیا تھا۔ عشق رسول کریم ﷺ نے اُسے دوام بخش دیا تھا۔ (عشق رسول کریم' نواز رُومانی)

سوسمار کی گواہی : حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ اپنے اصحاب کے مجمع میں تشریف رکھتے تھے۔ ایک اعرابی (دیہاتی شخص) سوسمار شکار کئے ہوئے لے آیا۔ آپ کے رُوبرو ڈال دیا اور کہا کہ لات وعزیٰ کی قسم! اگر یہ سوسمار تم پر ایمان لائے اور تمہاری تصدیق کرے تو میں بھی تم پر ایمان لاؤں گا۔ آپ نے اس سوسمار (ضب' گوہ' گھوڑ پھوڑ) کو پکارا کہ اے سوسمار! اس نے بزبان فصیح عرض کیا کہ **لبیك وسعدیك** ' حضور میں حاضر ہوں اور تابعدار ہوں۔ آپ نے پوچھا کہ تو کس کی عبادت کرتا ہے؟ اس نے کہا' **الذی فی السمآء عرشه وفی الارض سلطانه وفی البحر سبیله وفی الجنة رحمته وفی النار عقابه** اس خدا کی جس

کا آسمان میں عرش ہے اور زمین میں اس کا حکم ہے۔ دریاؤں میں اس کی بنائی ہوئی راہیں ہیں۔ بہشت میں اس کی رحمت ہے' دوزخ میں اس کا عذاب ہے۔

سوسمار (گوہ) نے شہادتِ توحید دی تو اس اعرابی کے دل میں ایمان کی روشنی چمکی اور اصحابِ رسول کے ایمان میں مزید پختگی پیدا ہوئی۔ حضور رحمت عالم ﷺ نے گوہ سے دوسرا سوال اپنے بارے میں کیا کہ بتا میں کون ہوں؟ اس نے اُس نے کہا:

رسول الله رب العلمين وخاتم النبيين وقد افلح من صدقك وخاب من كذبك (الشفاء) آپ پروردگارِ عالم کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ جس نے آپ کی تصدیق کی' اس نے فلاح پائی اور جو آپ کی تکذیب کرے' محروم رہے۔

شہادتِ توحید کے بعد شہادتِ رسالت کا یہ ایمان افروز منظر دیکھ کر وہ اعرابی حضور ﷺ کے دستِ حق پرست پر ایمان لایا۔ اپنا دامن توحید و رسالت کے پھولوں سے بھر لیا اور کونین کی دولت اپنے دامنِ آرزو میں سمیٹ لی۔ حضور نبی مکرم ﷺ نے اس کو نماز اور قرأت سکھائی اور سورۂ اخلاص یاد کرائی۔ اُس نے جا کر یہ حال اپنی قوم سے بیان کیا' وہ سب حضور نبی کریم ﷺ کے حضور میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے۔ (البرہان بحوالہ نسیم الریاض وطبرانی)

دَھرتی پر کوئی جانور ایسا نہیں ہے جو تمہاری طرح اُمت نہ ہو۔ فضاؤں میں کوئی پرندہ ایسا نہیں ہے جو تمہاری طرح اُمت نہ ہو **اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ** تمہاری طرح اُمت ہے۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا گھوڑا: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ' حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار ہوئے اور وہ گھوڑا بہت سست رفتار تھا۔ جب حضور ﷺ واپس تشریف لائے تو فرمایا

وجدنا فرسك هٰذا بحرا فكان بعد ذٰلك لا يجارىٰ وفى رواية فما سبق بعد ذٰلك اليوم کہ ہم نے تمہارے گھوڑے کو دریا پایا یعنی خوب تیز پایا۔ اس کے بعد وہ ایسا تیز رفتار ہو گیا کہ کوئی گھوڑا اس کے ساتھ نہیں چل سکتا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ اس دن کے بعد کوئی گھوڑا اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا تھا۔ (بخاری شریف' مشکوٰۃ)

گھوڑے نے حکم مانا : ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ گھوڑے سے اُترے تاکہ نماز ادا فرمائیں اور گھوڑے سے فرمایا **لاتذهب بارك الله فيك** یعنی اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے یہاں سے جانا نہیں' تو اس گھوڑے نے سرکار رسالت ﷺ کے نماز سے فارغ ہونے تک نہ کان ہلائے نہ دُم ہلائی بلکہ کسی عضو کو حرکت تک نہ دی۔ (البرہان بحوالہ بہجۃ المحافل)

جانور بھی آپ کا کلام سمجھتے ہیں اور اطاعت کرتے ہیں کیونکہ زمین پر کوئی جانور ایسا نہیں ہے جو تمہاری طرح اُمت نہ ہو۔ فضاؤں میں کوئی پرندہ ایسا نہیں ہے جو تمہاری طرح اُمت نہ ہو **اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ** تمہاری طرح اُمت ہے۔

پرندے کی فریاد : حضور ﷺ کے دامنِ شفقت میں جن وانس ہی نہیں چرند و پرند بھی پناہ ڈھونڈتے تھے۔ اللہ رب العزت کی تمام مخلوقات بارگاہِ قدسی میں اپنی حاجات لے کر قدم بوسی' حضور ﷺ کا شرف حاصل کرتیں اور من کی مراد پاتیں۔ مصائب سے نجات ملتی اور قید سے رہائی نصیب ہوتی۔ کبھی کوئی اونٹ چارے کی قلت کی شکایت کرتا' کبھی ہرنی اپنے بچوں کو دودھ پلانے کی اجازت طلب کرتی اور کبھی کوئی جانور دیدارِ مصطفی ﷺ کی آرزو کی سبیل کرتا۔

ایک دفعہ ایک پرندے کے انڈے چرا لئے گئے۔ وہ پرندہ تاجدارِ کائنات ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضری کی سعادت سے بہرہ ور ہوا۔ شکایت درج کروائی اور انڈے واپس دلانے کی استدعا کی۔ آقا ﷺ نے لوگوں سے دریافت کیا کہ تم میں سے کس نے پرندے کے انڈے اُٹھائے ہیں۔ ایک شخص نے اعتراف کیا تو حضور رحمتِ عالم ﷺ نے اس شخص کو حکم دیا کہ وہ انڈے اسی جگہ پر رکھ کر آؤ جہاں سے تم نے انہیں اُٹھایا تھا اور یوں وہ پرندہ بارگاہ نبوی سے دامنِ آرزو بھر کر لوٹا۔

امام حلبی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں **ان حمرة جاءت فوق رأسه ' فقال ﷺ 'ايكم فجع هذه' ؟ فقال رجل من القوم : 'انا اخذت بيضها' فقال : رده رده رحمته لها'** (السیرۃ الحلبیہ) سرخ رنگ کا ایک پرندہ حضور ﷺ کے سرانور کے اردگرد

اُڑنے لگا۔ پس حضور ﷺ نے (اس کی بے چینی سمجھتے ہوئے) پوچھا کہ اسے کس نے تکلیف پہنچائی ہے۔ لوگوں میں سے ایک نے عرض کی کہ اس نے انڈے چرائے ہیں۔ پس حضور ﷺ نے فرمایا اس پرندے پر رحم کرتے ہوئے انڈے واپس رکھ دے۔

جانوروں کی زبانی نبی اکرم ﷺ کی بشارتِ نبوت :

ابو عمر ہذلی فرماتے ہیں میں اپنی قوم کے چند افراد کے ساتھ سواع کے پاس (قبلِ اسلام بتوں کے لئے) قربانیاں لے کر پہنچا۔ پہلے پہل میں نے اس کے لئے ایک فربہ گائے کو ذبح کیا تو میں نے گائے کے اندر سے یہ آواز سُنی: بڑی عجیب بات ہے اس نبی اکرم ﷺ کا ظہور جو درختوں کے درمیان ظہور فرما ہوئے وہ زنا کو اور بتوں کے لئے قربانی کو حرام قرار دیتے ہیں۔ آسمانوں کو جنوں کی آمد ورفت سے محفوظ کر دیا گیا ہے اور ہمیں شہب ناریہ سے نشانہ بنایا جاتا ہے۔

ہم وہاں سے اُٹھ کر الگ الگ ہو گئے' مکہ مکرمہ پہنچے۔ لوگوں سے دریافت کیا' کسی نے ہمیں محمد مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء کے ظہور کی خبر نہ دی' یہاں تک کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی۔ میں نے عرض کیا اے ابوبکر کیا مکہ مکرمہ میں کوئی ہستی مدعی نبوت ظہور پذیر ہوئی ہے جن کو احمد کے مقدس نام سے پکارا جاتا ہے۔ انہوں نے فرمایا' تمہارے دریافت کرنے کا موجب وباعث کیا ہے؟ میں نے سارا قصہ عرض کیا تو انہوں نے فرمایا: محمد ﷺ اللہ کے رسولِ برحق ہیں جو یہاں ظہور فرما ہو چکے ہیں۔ انہوں نے ہمیں اسلام کی دعوت دی مگر ہم نے اُن سے کہا ابھی ہم اپنی قوم کا ردِ عمل دیکھتے ہیں۔ اے کاش ہم اسی وقت مسلمان ہو جاتے مگر یہ دولت ہمیں بعد میں نصیب ہوئی۔ (سیدالانبیاء ترجمہ الوفا)

مجاہد سے مروی ہے کہ ہمیں ابن العنبس نامی ایک بوڑھے نے بتایا جس نے زمانہ جاہلیت بھی پایا تھا جب کہ ہم غزوہ رودس میں مصروف تھے کہ میں اپنی قوم کی گائے ہانکے ہوئے جا رہا تھا تو میں نے اُس کے اندر سے آواز سُنی' اے آل ذریح کھلی اور واضح بات ہے ایک ہستی بآواز بلند لا الہ الا اللہ پکار رہی ہے' ہم مکہ مکرمہ میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ کی بعثت ہو چکی تھی اور آپ دعوئ نبوت فرما چکے تھے۔ (سیدالانبیاء ترجمہ الوفا)

دھرتی پر کوئی جانور ایسا نہیں ہے جو تمہاری طرح اُمت نہ ہو۔ فضاؤں میں کوئی پرندہ ایسا نہیں ہے جو تمہاری طرح اُمت نہ ہو اُمَمٌ اَمْثَالُکُمْ تمہاری طرح اُمت ہے۔

بھیڑیئے کی شہادتِ توحید ورسالت اور بکریوں کی حفاظت :

فروغ اسمِ محمد ﷺ سے بستیوں میں اُجالا ہو رہا تھا۔ پیغمبرِ اسلام کی انقلابی جدوجہد میں شمولیت کا اعزاز کائنات کی ہر شیئے کے کشکول آرزو کا سب سے قیمتی سکہ تھا۔ ایک چرواہا اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ ایک بھیڑیا ادھر آنکلا۔ اس نے ایک بکری اُٹھانا چاہی لیکن چرواہے نے اپنی بکری بھیڑیئے کے چنگل سے چھڑالی۔ اس پر بھیڑیئے کو قدرت کی طرف سے اذنِ گویائی ملا۔ وہ چرواہے سے مخاطب ہو کر بولا کہ تمہیں خدا کا خوف کرنا چاہئے تھا تم نے میرا رزق کیوں چھینا؟ چرواہا بھیڑیئے کو انسانوں کی طرح گفتگو کرتے دیکھ کر ورطۂ حیرت میں ڈوب گیا۔ اس پر بھیڑیئے نے کہا کہ تم تو مجھ سے بھی عجیب ہو۔ خدائے ذوالجلال نے اپنا سب سے اعلیٰ وارفع نبی مبعوث فرمایا ہے اور تم اس عظیم رسول ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی بجائے اپنے ریوڑ کے پاس کھڑے ہو۔ یہ سُن کر چرواہا مزید پریشان ہوا اور بولا کہ اگر میں اس رسول ﷺ کی خدمت میں شرفِ حاضری حاصل کروں تو میرے ریوڑ کی رکھوالی کون کرے گا؟ بھیڑیئے نے چرواہے کے ریوڑ کی حفاظت کی ذمہ داری قبول کی۔ (بکریوں کو کھانے والا درندہ ہی اب حفاظت کرنے لگا)

یوں اس اعرابی نے تاجدارِ کائنات حضور رحمتِ عالم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر حضور ﷺ کے دستِ حق پرست پر اسلام قبول کرلیا۔ حضور ﷺ نے چرواہے سے فرمایا کہ یہ سارا ماجرا لوگوں کو سناؤ۔ چرواہے نے اصحابِ رسول سے تمام واقعہ بیان کیا کہ میں اپنے ریوڑ کو ایک بھیڑیئے کی حفاظت میں چھوڑ کر آیا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا تیرا ریوڑ محفوظ ہوگا۔ جب وہ چرواہا واپس اپنے ریوڑ کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ بھیڑیا اس کے ریوڑ کی حفاظت کر رہا ہے۔ اس نے اپنی ایک بکری بھیڑیئے کے لئے ذبح کی اور اُسے کھانے کو دی۔ (الشفاء)

آقائے دوجہاں ﷺ نے چرواہے کی زبانی جب یہ واقعہ سنا تو فرمایا:

صدق والذی نفسی بیدہ! لاتقوم الساعۃ حتی یکلم السباع الانس ویکلم الرجل عذبۃ سوطہ وشراك نعلہ۔ (جامع الترمذی، مسند احمد بن حنبل) اس نے سچ کہا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دَرندے انسانوں سے کلام نہ کریں اور انسان اپنے ہاتھ کی چھڑی اور اپنے جوتے کے تسمے سے کلام نہ کرے۔

زہر آلود بریاں بکری کا نبی اکرم ﷺ کو خبر کرنا :

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بدر کے مقام پر مشرکین سے قتال کے بعد واپس تشریف لائے، راستے میں ایک یہودی عورت ملی جو سر پر کھانے کا برتن اُٹھائے ہوئی تھی۔ اس برتن میں بکری کا بھنا ہوا گوشت تھا۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ کو بھوک بھی لگی تھی۔ اس عورت نے کہا الحمدللہ ! اے محمد (ﷺ) میں نے اللہ کی نذر مانی تھی کہ اگر آپ بخیر و عافیت واپس آئے تو میں یہ بکری قربان کروں گی اور اس کا گوشت بھون کر آپ ﷺ کو کھلاؤں گی۔ پس اللہ تعالیٰ نے بکری کے اس گوشت کو قوتِ گویائی عطا کی۔ اس نے بول کر کہا اے محمد (ﷺ) ! آپ مجھے تناول نہ فرمائیں، میں زہر آلود ہوں۔ (ابونعیم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب خیبر فتح ہوا، تو نبی اکرم ﷺ کو ایک بکری کا گوشت بطور ہدیہ پیش کیا گیا۔ اس گوشت میں زہر ملا دیا گیا تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: جتنے یہودی یہاں موجود اکٹھے ہو جائیں، پس وہ جمع ہو گئے۔ حضور ﷺ نے اُن سے فرمایا: میں تم سے ایک چیز کے بارے میں پوچھنے والا ہوں کیا تم میری تصدیق کرو گے؟ انہوں نے کہا: ہاں ہم تصدیق کریں گے۔ آپ نے پوچھا: تمہارا باپ کون ہے؟ انہوں نے کہا: 'فلاں'۔ آپ نے فرمایا: تم نے جھوٹ کہا، تمہارا باپ تو فلاں شخص ہے۔ انہوں نے جواب دیا، آپ ﷺ نے بالکل صحیح ارشاد فرمایا۔ آپ ﷺ

نے ان سے دریافت فرمایا: کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں ملایا ہے۔ پوچھا، تمہیں کس چیز نے اس بات پر آمادہ کیا؟ کہنے لگے، ہماری خواہش یہ تھی کہ اگر آپ (معاذ اللہ) جھوٹے ہیں تو ہمیں آپ سے نجات وراحت مل جائے گی اور اگر آپ سچے نبی ہیں تو یہ زہر آپ ﷺ کا کچھ بگاڑ نہیں سکے گا۔ (بخاری)

دُنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو مجھے اللہ کا رسول نہ مانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں اور وہ تمہاری طرح اُمت نہ ہو۔ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ تمہاری طرح اُمت ہے۔

کوّا موزہ (ساؤکس) لے اُڑا جس میں سانپ تھا:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے موزے (ساؤکس) طلب فرمائے، پھر ایک موزہ پہنا ہی تھا کہ اسی اثناء میں دوسرا موزہ ایک کوّا لے اُڑا۔ اُس نے اُوپر سے وہ موزہ پھینکا تو اس سے ایک سانپ نکلا، یہ دیکھ کر حضور ﷺ نے فرمایا 'جو کوئی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ بغیر جھاڑے اپنے موزے نہ پہنے' (ابونعیم)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب رفع حاجت کا ارادہ فرماتے تو وہ دُور نکل جاتے۔ ایک دن آپ تشریف لے گئے اور موزے اُتار کر ایک درخت کے نیچے بیٹھے، پھر تب آپ نے ایک موزہ پہنا، تو دوسرا موزہ ایک پرندہ لے اُڑا جس نے فضا میں جا کر اس کو الٹا، تو اس میں سے کینچلی اترا ہوا کالا سانپ برآمد ہوا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: یہ ہے وہ عزت وکرامت جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہے۔
(حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین)

دھرتی پر کوئی جانور ایسا نہیں ہے جو تمہاری طرح اُمت نہ ہو۔ فضاؤں میں کوئی پرندہ ایسا نہیں ہے جو تمہاری طرح اُمت نہ ہو اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ تمہاری طرح اُمت ہے۔

زہریلے کیڑوں کا عشق: سانپ کا نام سنتے ہی انسان پر دہشت طاری ہو جاتی ہے لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس زہریلے کیڑے کے اندر بھی محبت کا جذبہ ودیعت کر رکھا تھا۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے چھ سو سال قبل ایک نہایت ہی زہریلے سانپ نے حضور نبی کریم ﷺ

کے بارے میں سنا تو اُس کے دل کی گہرائیوں میں محبت کا چراغ روشن ہو گیا۔ جب سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا دور مسعود آیا تو سانپ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضور نبی کریم ﷺ سے متعلق دریافت کرنے لگا۔ سانپ کا حضور ﷺ سے عشق کا جذبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دیکھتے رہ گئے اور پھر ارشاد فرمایا: بیشک میرے بعد وہ رحمت لقبی جن کا اسم مبارک احمد ﷺ ہے تشریف لانے والے ہیں لیکن میرے اور اُن کے درمیان ہنوز چھ صدیوں کا فاصلہ ہے۔ حضور ﷺ کے عشق میں وہ دیوانہ وار مکہ کی سمت چلا جارہا تھا اور سارے راستے طے کر کے جبل ثور کی ایک غار میں جا کر دَم لیا۔ سانپ نے غار کا اندر سے جائزہ لیا کہ جب اُس کا محبوب ﷺ یہاں آئے گا تو اُس کا رُخ انور کس طرف ہوگا۔ سب جائزہ لینے کے بعد ایک دیوار میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر سوراخوں کے دریچے بنانے لگا۔ اس کام سے فراغت پا کر وہ شدت کے ساتھ اس وقت کا انتظار کرنے لگا جب اس کا آقا و مولا ﷺ غار میں جلوہ فگن ہوگا اور اُس کی دِلی آرزو بھر آئے گی۔ آخر کار وہ لمحہ آیا جس کا اُسے بارہ صدیوں سے انتظار تھا۔ اُس کے محبوب ﷺ کے ہمراہ اُن کا ایک اور بھی عاشق صادق (سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) تھا۔ وہ بعجلت غار ثور کے اندر داخل ہوا' اُسے اچھی طرح صاف کیا۔ یوں لگتا تھا جیسے اُس نے اپنی پلکوں سے اپنے ملجا و ماوا کی جائے قیام کے اندر موجود خزف ریزوں' کنکروں اور تنکوں کو چنا ہو۔ سانپ یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا اور عش عش کر رہا تھا۔ پھر اس نے اپنی چادر کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کئے اور ان سوراخوں کو بند کرنے لگا کہ مبادا اُن کے اندر کوئی زہریلا سانپ ہو۔ صرف ایک سوراخ بند کرنے والا رہ گیا تھا کہ کپڑا ختم ہو گیا۔ جب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنے محبوب ﷺ کے آرام و حفاظت کے تمام انتظام کر چکے تو آہستگی سے گویا ہوئے۔ 'یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ اندر تشریف لے آئیں'۔ جب حضور نبی کریم ﷺ غار ثور کے اندر طلوع ہوئے تو روشنی اور خوشبو پھیل گئی۔ حضور ﷺ اپنے یار غار ثانی اثنین رضی اللہ عنہ کے زانو پر سر مبارک رکھ کر استراحت فرمانے لگے۔ عاشق زار نے اپنی ایڑی سے کھلے سوراخ کا منہ بند کر دیا اور خود محبوب ﷺ کے چہرۂ انور کی ضیا پاشیوں میں کھو گیا۔

صدیوں سے سانپ کا جذبہ محبت وشوق دیدار کا عالم دیدنی تھا۔ جس سوراخ کے دریچے سے دید محبوب ﷺ کے لئے آتا اُسے بند پاتا تو اور مضطرب ہو جاتا تھا۔ آخر کار سانپ اس سوراخ سے آیا جسے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی ایڑی سے بند کر رکھا تھا اس نے اولاً اس عظیم عاشق رسول ﷺ کی قدم بوسی کی اور پھر بڑی آہستگی سے اپنا سر اس کی ایڑی پر مارنے لگا جیسے کوئی دروازے پر دستک دے رہا ہو کہ کھولو۔ ایک عاشق دوسرے عاشق سے التجا کر رہا تھا کہ اپنی ایڑی ہٹالو اور مجھے بھی دیدار محبوب ﷺ سے بہرہ ور ہونے دو۔ سانپ نے دِیدار کے شوق میں مجبوراً ڈنگ مارا' اُس کے ڈسنے سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو سخت تکلیف ہوئی لیکن آپ نے جسم کو جنبش تک نہ دی اور نہ ہی شدتِ تکلیف سے منہ سے آواز نکلی کہ مبادا اس سے حضور ﷺ کے آرام میں خلل پڑے۔ سانپ نے انتظار کے بعد دوبارہ ڈنگ مارا' صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہہ نکلے اور ایک قطرہ اشک حضور ﷺ کے رُخسار پر پڑا' آپ نے آنکھیں کھولتے ہوئے فرمایا کہ شاید کسی سانپ نے ڈس لیا ہے' سوراخ پر سے ایڑی ہٹا دو اور آنے والے کو آنے دو۔ یہ تو صدیوں سے ہماری محبت میں سفر کی صعوبتیں برداشت کی ہیں اور دیدار کے لئے چشم براہ ہے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی ایڑی مبارک سوراخ پر سے ہٹالی۔ ایک ناگ باہر آیا۔ اپنے محبوب ﷺ کے سامنے ادب سے کنڈلی ماری اور پھر کھڑے ہو کر چہرۂ انور کی زیارت کرنے لگا۔ محب کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی نعمت نہیں ہوسکتی کہ اس کا محبوب اس کی نظروں کے سامنے ہو۔ جب سانپ اپنے محبوب ﷺ کے جلوؤں کو اپنی آنکھوں میں سمیٹ چکا اور قرب و وصل کے خنک پانیوں سے جدائی وفرقت کی پیاس بجھا چکا تو نہایت ادب سے اپنا سر قدموں پر رکھ دیا اور واپس لوٹ گیا۔ حضور ﷺ اپنے یارِ غار کی طرف متوجہ ہوئے اور جہاں سانپ نے ڈسا تھا وہاں اپنا لعاب دہن مبارک لگایا تو سب تکلیف یکسر کافور ہوگئی۔

ہجرِ نبی میں جان لٹانا عزیز تر :

ربِ کائنات کا ذکرِ جمیل ہی لمحاتِ غم میں شکستہ دِلوں کا سہارا بنتا ہے۔ موت برحق ہے اور ہر ذی نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ حضور رسالتمآب ﷺ ممدوح ربِ دو جہاں ہیں۔ بندگانِ خدا ہی کے محبوب نہیں محبوب ربِ کائنات بھی ہیں۔ دُنیائے رنگ و بو کی سب سے محبوب شخصیت' چہرۂ انورازل سے ابد تک مرکز تجلیات الٰہیہ' اس کائنات میں اتنا ٹوٹ کر آج تک کسی کو نہیں چاہا گیا۔ چشم فلک پلکوں پر آنسوؤں کی جھالر سجائے اس عرصہ وصال کو تصور میں لانے سے آج بھی قاصر دِکھائی دیتی ہے۔ لفظوں میں اتنی سکت ہی نہیں کہ حضور رحمتِ عالم ﷺ کے سفرِ آخرت کی تصویر کشی کر سکیں۔ اصحابِ رسول کو ایک لمحہ کے لئے بھی اپنے آقا ﷺ کی جدائی برداشت نہ کر سکتے تھے وصالِ حضور ﷺ پر اُن کے قلبِ حزیں پر کیا گزری ہوگی۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فوری ردِ عمل ہمارے سامنے ہے۔ اگر تدّبر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے لمحاتِ ملال میں قلوبِ مضطر پر ایمان کا مرہم نہ رکھا جاتا تو خدا جانے غلامانِ رسولِ ہاشمی کا ردِ عمل وارفتگی اور جاں نثاری کے کن کن مراحل سے گزر جاتا۔ چوبِ خشک بھی آپ ﷺ کی جُدائی برداشت نہ کر سکتی تھی۔ انسان تو پھر انسان ہوتا ہے۔ اشجارِ سایہ دار کو قدم بوسی رسول کا اعزاز حاصل کر کے وجودِ اعتبار ملتا۔ پرندے سرانور پر خنک سائے کی چادر تان دیتے۔ بے زبان جانور حاضرِ خدمت ہو کر نہ صرف توحید و رلت کی شہادت دیتے بلکہ حصارِ عذاب سے رہائی کا پروانہ بھی حاصل کرتے۔ تاجدارِ کائنات ﷺ نے اس جہانِ رنگ و بو سے جب پردہ فرمایا تو ردائے روز و شب پہلے اور آخری بار اشک پیہم کی انتہاؤں سے نم آلود ہوئی۔

حضور ﷺ کی ناقہ 'عضباء' وصالِ مصطفیٰ ﷺ کے بعد زیادہ دن زندہ نہ رہ سکی۔ ہجرِ نبی میں جان لٹانا عزیز تر ہو تو کھانے پینے کا ہوش کسے رہتا ہے چنانچہ حضور ﷺ کی ناقہ نے بھی اپنے آقا ﷺ کے بعد کھانا پینا ترک کر دیا اور موت کی چادر میں منہ چھپا لیا۔

*

إنها لم تأكل ولم تشرى بعد موته حتى ماتت (الشفاء) اُس نے حضور ﷺ کی وفات کے بعد کچھ نہ کھایا پیا اور مرگئی۔

ان لمحاتِ غم کو حیطۂ تحریر میں لانا ممکن تھا اور نہ قیامت تک اس اظہارِ غم پر لوح وقلم کو قدرت حاصل ہو سکے گی۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ رقمطراز ہیں:

حضور نبی مکرم ﷺ کے وصال کے بعد آپ ﷺ کی اونٹنی نے کچھ کھایا نہ پیا حتی کہ مرگئی۔

وہ گوش دراز جس پر حضور ﷺ سواری فرمایا کرتے تھے وصال مصطفٰی کے بعد اس پر کیا گزری۔ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

حضور نبی مکرم ﷺ کے وصال کے بعد جو عجیب کیفیات رونما ہوئیں اُن میں سے ایک یہ بھی تھی کہ جس گوش دراز پر آپ ﷺ سوار ہوتے تھے وہ آپ ﷺ کے فراق میں اس قدر پریشان ہوا کہ اس نے کنویں میں چھلانگ لگا کر موت کو گلے سے لگالیا۔ (مدارج النبوۃ)

دھرتی پر کوئی جانور ایسا نہیں ہے جو تمہاری طرح اُمت نہ ہو۔ فضاؤں میں کوئی پرندہ ایسا نہیں ہے جو تمہاری طرح اُمت نہ ہو **اُمَمٌ اَمْثَالُکُمْ** تمہاری طرح اُمت ہے۔ پہلے ان کی طرح ادب ومحبت تو بن جاؤ...... پہلے ان کی طرح ایمان والے تو بن جاؤ۔

اللهم صل علىٰ سيدنا محمد وعلىٰ آل سيدنا محمد كما تحب وترضى بان تصلى عليه -

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں خسروا عرش پہ اُڑتا ہے پھریرا تیرا
اگر خموش رہوں میں تو تو ہی سب کچھ ہے جو کچھ کہا تو تیرا حُسن ہوگیا محدود

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

مطبوعات شیخ الاسلام اکیڈمی

مخدوم الملت سید المتکلمین حضور محدث اعظم ہند علامہ سید محمد اشرفی جیلانی قدس سرہ العزیز

معارف القرآن (ترجمہ قرآن مجید)	۱۰۰/	تفسیر اشرفی	۱۰۰/	حیات غوث العالم	۳۰/
رسول اکرم ﷺ کے تشریعی اختیارات	۲۰/	فرش پر عرش	۴۰/		

تاجدار اہلسنت حضور شیخ الاسلام رئیس المحققین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی

الاربعین الاشرفی	۱۰۰/	حقیقتِ نماز	۲۰/	دین کامل	۲۰/
نظریہ ختم نبوت اور تحذیر الناس	۲۰/	محبت رسول شرط ایمان	۲۰/	عظمتِ مصطفیٰ ﷺ	۲۰/
اسلام کا نظریہ عبادت اور مودودی صاحب	۴۰/	النبی الامی ﷺ	۲۰/	حقیقتِ نماز	۲۰/
اسلام کا تصور الٰہ اور مودودی صاحب	۴۰/	فضیلت رسول ﷺ	۲۰/	اتباع نبوی ﷺ	۲۰/
دین اور اقامت دین	۵۵/	رحمت عالم ﷺ	۲۰/	تفسیر سورۂ والضحیٰ	۲۰/
تعظیم آثار مبارک و تبرکات	۲۰/	عرفانِ اولیاء	۱۵/	معراج عبدیت	۲۰/
محبت اہلبیت رسول ﷺ	۲۰/	غیر اللہ سے مدد !	۲۰/	ایمانِ کامل	۲۰/
حقیقت نور محمدی ﷺ	۲۰/	فریضہ دعوت و تبلیغ	۲۰/	حدیث نیت کی محققانہ تشریح	۳۰/
تعلیم دین و تصدیق جبرئیل امین	۳۰/	رسولِ خلائق	۲۰/	دلوں کا چین	۲۰/

امیر کشورِ خطابت غازیِ ملت علامہ سید محمد ہاشمی اشرفی جیلانی

فلسفۂ موت وحیات	۲۰/	شیعہ مذہب	۲۰/	سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ	۳۰/
فضائل درود وسلام	۲۰/	تاجدار رسالت ﷺ	۲۵/	لطائفِ دیوبند	۲۵/

ضیاء الامت حضرت علامہ پیر محمد کرم شاہ ازہری علیہ الرحمۃ

سیدنا علی مرتضیٰ اور خلفائے راشدین	۱۵/	سیدنا امام حسین اور یزید	۱۵/	شیعوں کے گیارہ اعتراضات	۱۵/

خطیب ملت مولانا سید خواجہ معز الدین اشرفی

عورتوں کی نماز	۲۵/	طریقہ فاتحہ	۱۵/	صحیح طریقہ غسل	۵۰/
جادو کا قرآنی علاج	۸/	احکام میت	۲۰/	مسائلِ امامت	۱۵/
آیاتِ شفاء	۸/	قربانی اور عقیقہ	۱۵/	نماز جنازہ کا طریقہ	۱۰/
صحابہ کرام اور شوقِ شہادت	۲۰/	صحیح طریقہ نماز	۱۵/	گستاخ رسول کا عبرتناک انجام	۲۰/

رُوحانی وظائف: مجرب قرآنی وظائف اور دُعاؤں کا روحانی خزانہ......زندگی کے اہم ترین مسائل اور پریشانیوں کا حل

جاہل اور نیم نیچوڑ عاملوں اور بہروپیوں سے نجات...... جسمانی ورُوحانی امراض کا توڑ

دُعاؤں کی قبولیت، مقاصد میں کامیابی اور حصولِ فیوض کے لئے اِن کتابوں کا مطالعہ ضروری ہے

اِستخارہ (مشکلات سے چھٹکارہ)، آیاتِ حفاظت، آیاتِ رزق، قرض سے چھٹکارہ، نظرِ بد کا توڑ، قوتِ حافظہ اور امتحان میں کامیابی، میاں بیوی کے جھگڑوں کا توڑ، ضدی اور نافرمان اولاد کا علاج، نورانی راتیں (نمازیں اور دُعائیں)، شادی میں رکاوٹ اور اُس کا علاج، آیاتِ شفاء، جادو کا قرآنی علاج، قصیدہ غوثیہ، شیطانی وساوس کا قرآنی علاج، فضائل وبرکات لاحول ولاقوۃ۔ فاتحہ سے علاج بسم اللہ کے حیرت انگیز فوائد، بلاؤں کا علاج، قرآنی علاج، رُوحانی علاج، عذاب قبر سے نجات، مقدمات میں کامیابی، برکاتِ توحید

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔ حیدرآباد (9848576230)